سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

بدھ،17۔اگست2022

(یوم الاربعاء،18 محرم الحرام1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شمارہ 18

665

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔اگست 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) فیکٹریاں پیش کریں گے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات 2022

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) جنگلات پیش کریں گے۔

666

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران
2۔ مہنگائی
3۔ امن وامان

667

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

سوموار، 17۔اگست 2022

(یوم الاربعاء، 18 محرم الحرام 1444 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 02 بج کر 44 منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

وَلَا
تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾
وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتٰبَ ؕ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَ
إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخٰشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ
مُلٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾

سورۃ البقرہ (آیات نمبر 42 تا 46)

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ۔اور سچی بات کو جان بوجھ کر نہ چھپاؤ۔اور نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو۔اور اللہ کے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔ یہ کیا عقل کی بات ہے کہ تم لوگوں کو تو نیکی کرنے کا کہتے ہو اور اپنے تیئں فراموش کر دیتے ہو۔حالانکہ تم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہو۔تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ اور رنج اور تکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔اور بے شک نماز گراں ہے مگر ان لوگوں پر گراں نہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں۔اور جو یقین کئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تم پر میں لاکھ جان سے قربان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
بر آئیں میرے دل کے بھی ارمان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کیوں دل پہ میں فدا نہ کروں جان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
رہتے ہیں اس میں آپ کے ارمان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا سے اور کچھ نہیں مطلوب ہے مجھے
لے جاؤں اپنے ساتھ میں ایمان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
اس شوق سے کہ آپ کے دامن سے جا ملے
میں چاک کر رہا ہوں گریبان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مشکل کشا ہے آپ امیر آپ کا غلام
اب اس کی مشکلیں بھی ہوں آسان یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر2677 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2678 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں اس لئے ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر2682 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ چونکہ وہ موجود نہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6013 میاں عبد الرؤف کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6022 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ محترمہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5037 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5114 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن چونکہ محرک موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سید عثمان محمود صاحب آپ کا سوال آ گیا ہے لہٰذا آپ اپنی سیٹ پر تشریف لائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر آپ ذرا توجہ سے دیکھیں تو سوال کی تاریخ وصولی 11 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 10 نومبر 2020، ہمارے کافی سارے سوالات ایسے تھے جب وہ جمع ہوئے تو آپ کی گورنمنٹ تھی درمیان میں corridors of powers change ہوئے تو we were in power اب میرے اللہ کو یہ منظور تھا now you guys are back in power میں پہلے بھی on the floor of the House request کرتا رہا ہوں، سابق وزیر قانون اور موجودہ وزیر پارلیمانی امور راجہ بشارت صاحب تشریف فرما ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو تو ہماری ایک request تھی کہ ایک parameter رکھ دیا جائے کہ سوال کتنی دیر میں جمع ہو اس سوال پر

ڈیپارٹمنٹ کتنی دیر میں address کرے اور اس سوال کا کتنی دیر میں ڈیپارٹمنٹ سے واپس جواب آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موبائل off کر دیں۔ ہمیں اس بات کی توقع رہی کہ جب آپ کے پاس موقع آیا تو کوئی parameters set کر جاتے لیکن آپ نے نہیں کئے، anyhow لیکن میں یہ چاہوں گا کہ یہ ہو جانا چاہئے۔ عثمان صاحب! اب آپ سوال کی طرف آجائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ میں نے آج تک یہاں پر کبھی بھی تنقید برائے تنقید نہیں کی، سپیکر چودھری صاحب تھے اور ڈپٹی سپیکر پی ٹی آئی کے تھے، میں نے ایک رکن کی حیثیت سے ہمیشہ اس ہاؤس میں بہتری کے لئے contribute کرنے کی کوشش کی ہے۔ We are not playing tit for tat میری استدعا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ کا point لے لیا ہے کہ اس میں rule کی amendment چاہیئے۔ یہ سوالات rules کے مطابق آتے ہیں مگر amendment چاہیئے جس پر ہم لوگ تفصیلی گفتگو کر سکتے ہیں۔ اب آپ سوال کی طرف آئیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سابق سپیکر اور موجودہ وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے اس پر رولنگ دی تھی مگر I believe کہ کبھی اس پر عمل داری نہیں ہو سکی۔ میری صرف یہ request ہے کہ ہم ایک parameter طے کر لیں کہ whenever a question is asked by any member from this side or that side that question be taken up; that question be addressed; and that question should be answered.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب آپ اپنے سوال کی طرف آجائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آج سے دو دن پہلے بھی یہ مسئلہ take upہوا تھا اور سپیکر صاحب نے اس بابت فرمایا تھا کہ وہ ایک کمیٹی constitute کریں گے جس کے ذمے دو کام ہوں گے۔ یہ کمیٹی ایک تو رولز آف پروسیجر میں amendments تجویز کرے گی اور دوسرا تین تین، چار چار سال سے پرانے سوالات کی disposal کے لئے بھی یہ کمیٹی اپنی recommendations دے گی۔ میری گزارش ہے کہ آپ یہ کمیٹی بنا دیں تاکہ کم از کم یہ کام ہو سکے۔ میرے خیال میں اس کو delay کرنے سے آپ کو تقریباً ہر وقفہ سوالات پر یہ اعتراض سُننا پڑے گا اس لئے اگر آپ آج یہ کمیٹی بنا دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ہمارے پارلیمانی امور کے وزیر جناب محمد بشارت راجہ صاحب کی طرف سے جو تجویز آئی ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی آج بنا دی جائے۔ ہاؤس کے دونوں اطراف کے معزز ممبران اس بات پر converge ہیں کہ یہ کمیٹی بنائی جائے تو آج ہی یہ کمیٹی تشکیل دے دی جائے گی تاکہ یہ معاملہ address ہو سکے۔ آج ہی یہ کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں اسی لئے گزارش کر رہا تھا کہ we are already late---

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! آپ کا point آ گیا ہے اور میں نے کمیٹی بنانے کے لئے کہہ بھی دیا ہے لہٰذا اب آپ اپنے سوال کی طرف آ جائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال زرعی پیداوار کے حوالے سے ہے۔ آج ہم food exporting nation سے food importer بن چکے ہیں۔ اگر آپ میرا سوال پڑھیں تو اس میں کماد، دھان، گندم اور دوسری تمام اجناس کی پیداوار کی بہتری کے حوالے سے میں نے پوچھا ہے۔ آج یہ عالم ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! آپ کس سوال کو refer کر رہے ہیں؟ آپ نے سوال نمبر نہیں پکارا۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5799 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*5799: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 21-2020 کے لئے گندم، چاول، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنے ملین روپے کی رقم کس کس جنس کے لئے مختص کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) وزیر اعظم پاکستان کے ایمرجنسی پروگرام کے تحت 20-2019 میں گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل قومی منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں جو 21-2019 میں بھی جاری ہیں۔ ان منصوبہ جات کا دورانیہ 5 سال (20-2019 سے 24-2023 تک) ہے۔ ان منصوبہ جات کے تحت کماد، دھان اور گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھا کر کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ کیا جائے گا اور ان فصلات سے رقبہ بچا کر تیلدار اجناس کی کاشت کو فروغ دیا جائے گا۔

1۔ گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

2۔ کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

3۔ دھان کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

4۔ تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) اور زیر سایہ اداروں میں گندم، چاول، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے 21-2020 میں جن منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد:**

ادارہ ہذا میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ترقیاتی منصوبہ)

ii زیادہ زنک کی مقدار والی گندم کی اقسام کی تیاری اور فروغ(PARB-1115)

iii چاول اور گندم کی ایسی اقسام کی تیاری اور فروغ جو چاول اور گندم کے ہیر پھیر اور موسمیاتی تبدیلیوں میں مؤثر کارکردگی کی حامل ہوں(PARB-770)

2۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالاشاہ کاکو:**

ادارہ ہذا میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i موسمیاتی تبدیلی کے منظرنامہ میں آبپاش علاقوں کے لئے چاول اور گندم کی نئی اقسام کی دریافت(PARB-770)

ii موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں ، پھلوں،سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات(PARB-904)

iii قومی پروگرام برائے بڑھوتری منافع بذریعہ چاول کی پیداوار میں اضافہ

3۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد:**

ادارہ میں وزیر اعظم زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت "قومی پروگرام برائے اضافہ پیداوار گنا" شروع کیا گیا ہے۔

4۔ **تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد:**

ادارہ ہذا میں تیلدار اجناس، کینولا، سورج مکھی، تل اور سویابین کی پیداوار میں اضافے کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں ، پھلوں،سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات(PARB-904)

ii بدلتی آب وہوا کے تحت سویابین اور تل پر ماحولیاتی مطابقت پر تجربات (PARB-906)

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام منصوبہ	مختص کردہ رقم برائے 5 سال 20-2019 تا 24-2023 (ملین روپے) کل لاگت	حصہ حکومت پاکستان	حصہ حکومت پنجاب	مختص کردہ رقم برائے سال 21-2020 (ملین روپے) کل لاگت	حصہ حکومت پاکستان	حصہ حکومت پنجاب
گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	12535.000	3089.088	9445.912	1000.000	200.000	800.000
کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	2048.930	265.030	1783.900	262.010	37.010	225.000
دھان کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	6327.760	1497.000	4830.760	568.000	168.000	400.000
تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	5114.999	1998.182	3116.817	685.920	266.666	419.260

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تحت جاری منصوبہ جات کے لئے سال 21-2020 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارہ کا نام	پروجیکٹ کا نام	مختص رقم (ملین)
1۔	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	i.گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ترقیاتی منصوبہ)	150
		ii.زیادہ زنک کی مقدار والی گندم کی اقسام کی تیاری اور فروغ (PARB-1115)	9
		iii.چاول اور گندم کی ایسی اقسام کی تیاری اور فروغ جو چاول اور گندم کے ہیر پھیر اور موسمیاتی تبدیلیوں میں مؤثر کارکردگی کی حامل ہوں (PARB-770)۔	2.2
2۔	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالاشاہ کاکو	iموسمیاتی تبدیلی کے منظر نامہ میں آبپاش علاقوں کے لئے چاول اور گندم کی نئی اقسام کی دریافت (PARB-770)	6.018
		ii.موسمیاتی تبدیلی کے منظرنامہ میں فصلوں ،پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات (PARB-904)	4.069
		iii.قومی پروگرام برائے بڑھوتری منافع بذریعہ چاول کی پیداوار میں اضافہ	150.82
3۔	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد	قومی پروگرام برائے اضافہ پیداوار گنا	170.838
4۔	تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد	iموسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں ، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات (PARB-904) .	5.190
		ii بدلتی آب وہوا کے تحت سویابین اور تل پر ماحولیاتی مطابقت پر تجربات (PARB-906)	5.164

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہمارا شعبہ زراعت constantly ignore ہوتا جارہا ہے اگر آپ ایک routine میں سروے کروائیں تو ہر امیر اور غریب کا staple food دال ہے اور آج ہم دال کے بھی net importer ہیں۔ گندم ہر امیر اور غریب کے گھر میں کھائی جاتی ہے اور آج ہم گندم کے بھی net importer ہیں۔ Our largest contributors to our export sector are cotton and yarn. آج ہم کاٹن کے بھی net importer ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ ہم مل کر کوئی ایسا لائحہ عمل یا پالیسی بنائیں۔۔۔

چودھری ظہیر الدین: سید عثمان محمود صاحب! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! وزیر زراعت موجود ہیں۔ آپ مداخلت نہ کریں۔

سید عثمان محمود: چودھری صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ سال 2020-2019 میں گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو قومی منصوبہ جات شروع کئے گئے ان کی کیا update ہے؟ میری گزارش ہے کہ we as a province have not done what we were supposed to do. آج ہم تمام چیزیں import کرنے پر مجبور ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! آپ کے سوال کا حکومت کی طرف سے جو جواب آیا ہے کیا آپ اس سے مطمئن نہیں ہیں اور کیا آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟ یہاں پر وزیر زراعت موجود ہیں اور اگر آپ کوئی ضمنی سوال پوچھیں گے تو وہ آپ کو اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب میرے انتہائی قابل احترام بزرگ ہیں۔ He has been in the Parliament with my elders and with my father. میں ان کی دل سے عزت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! حکومت کی طرف سے مختلف اجناس کی پیداوار بڑھانے کے لئے جو initiatives لئے گئے ہیں کیا وہ آپ کے علم میں ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میری گزارش سُنیں۔ جب تک ایک collective resolve نہیں ہو گا اس وقت تک یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔ لوکل گورنمنٹ کمیٹی میں حکومت اور گورنمنٹ کے معزز ممبران اکٹھے تھے تو We came out with the collective resolve اسی طرح میری اس معزز ایوان سے یہی التجا ہے کہ ہم اس معاملے کو collectively war footing پر take up کریں۔ یہ National Food Security کا معاملہ ہے لہٰذا ہم مل کر اس حوالے سے کوئی بہتر لائحہ عمل بنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! اب آپ ذرا منسٹر صاحب کو سُن لیں۔ جی، وزیر زراعت صاحب! کیا آپ نے ان کا basic سوال سمجھ لیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ وقفہ سوالات ہے۔ اس وقت کسی subject پر بحث نہیں ہو رہی یا کوئی policy issue discuss نہیں ہو رہا۔ یہاں پر particularly معزز ممبران اپنے سوالات کے بارے میں ضمنی سوال پوچھ سکتے ہیں اور میں ان کا جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔ سید عثمان محمود صاحب میرے نہایت ہی قریبی عزیز ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ جب agriculture policy پر discussion ہو گی تو یہ گفتگو اس وقت کی جائے۔ اسوقت ہم ان کی یہ تمام تجاویز لیں گے۔ اس وقت اگر وہ اپنے اس particular سوال کے بارے میں کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں اپنے عزیز سید عثمان محمود کی تھوڑی سی اصلاح بھی کرنی چاہوں گا۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ پاکستان net food exporter سے net food importer بن گیا ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان کبھی بھی net food exporter نہیں رہا۔ پاکستان میں ہمیشہ food deficit رہا ہے۔ اس وقت جس تیزی سے ہماری آبادی بڑھ رہی ہے اسی تیزی سے food requirement بھی بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے ہمارے ایگریکلچر سیکٹر پر pressure رہتا ہے۔ آپ دنیا میں کہیں پر بھی دیکھ لیں کہ آبادی میں اضافہ ایک فیصد سے زیادہ نہیں ہوتا جبکہ ہماری آبادی اڑھائی فیصد کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ میں چاہوں گا کہ ایگر کلچر زیادہ سے زیادہ ترقی کرے اور ہم ایک revolution لے آئیں۔ ہم نے اس حوالے سے کافی

بہتری بھی کی ہے۔ معزز رکن اس سوال کے بارے میں اگر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں یا اس جواب پر ان کا کوئی اعتراض ہے تو میں اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سید عثمان محمود صاحب! کیا آپ اس سوال کے جواب سے مطمئن ہیں اور کیا آپ اس پر کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اس سوال پر کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا چاہتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال نمبر 5799 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 5803 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان کراپ رپورٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور فیلڈ سپر وائزر، زراعت آفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5803: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کراپ رپورٹر فیلڈ اسسٹنٹ، فیلڈ سپر وائزر اور زراعت آفیسر کی کتنی اسامیاں خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) سال 20-2019 میں ضلع میں غیر معیاری، ناقص کھاد اور زرعی ادویات رکھنے فروخت کرنے والے کتنے کھاد ڈیلرز / زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان محکمہ زراعت میں کراپ رپورٹر، فیلڈ اسسٹنٹ، فیلڈ سپر وائزر اور زراعت آفیسر کی خالی اور پُر اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	کل تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	کراپ رپورٹر	43	39	04

2۔	فیلڈ اسسٹنٹ	201	199	02
3۔	فیلڈ سپروائزر	-	-	-
4۔	زراعت آفیسر	29	23	06

(ب) سال 20-2019 ضلع رحیم یار خان میں غیر معیاری، ناقص کھاد اور زرعی ادویات رکھنے اور فروخت کرنے والے کھاد ڈیلرز / زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

کارروائی کی تفصیل	زرعی ادویات ڈیلرز	کھاد ڈیلرز
تعداد سیمپل	479	340
تعداد فٹ سیمپل	469	323
تعداد ان فٹ سیمپل	10	17
ایف آئی آر رجسٹرڈ	02 (8) ایف آئی آر پینڈنگ ہائیکورٹ سٹے آرڈر	16 (2 عدالت سے سٹے لیا ہے)
ریڈ کیس	10	01
مقدار ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات / کھاد	1205.4 کلو گرام 2930.1 لیٹر	750 بوری باردانہ کی تبدیلی کرنے پر کھاد برآمد کر کے مال مقدمہ پولیس کی تحویل میں دیا گیا ہے۔
مالیت ضبط شدہ زرعی ادویات	-/1,20,74,225 روپے	-
تعداد مقدمات زیر سماعت بعدالت	11	16
جرمانہ	-/30,000 روپے	-

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز وزیر سے صرف یہ درخواست کروں گا کہ ہمارے علاقے، ضلع اور ڈویژن کی جو خالی اسامیاں ہیں ان کو جلد از جلد fill کیا جائے۔ یہ کوشش کی جائے کہ ان خالی اسامیوں پر deserving and capable لوگوں کو تعینات کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود صاحب! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

سید عثمان محمود: جی، میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے نشاندہی کی ہے کہ جو اسامیاں خالی ہیں ان کو جلد از جلد fill کیا جائے۔ میں اس سلسلے میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کل ہی جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے on the floor of the House اعلان کیا ہے کہ وہ بھرتیوں پر پابندی کو ختم کر دیں گے اور خالی اسامیوں پر بھرتیاں جلد کی جائیں گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ معزز ممبر کی خواہش کو پورا کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب ممتاز علی کا ہے۔ کیا جناب ممتاز علی موجود ہیں؟ وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ تو ان کے اس سوال نمبر 5976 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6034 میاں عبدالرؤف کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میاں عبدالرؤف صاحب ایوان میں نہیں آ سکتے۔ ان کے ایوان میں آنے پر پابندی ہے لہٰذا ان کے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے میاں عبدالرؤف کے سوال نمبر 6034 کو pending کیا جاتا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں بڑے ادب سے یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ہال میں echo problem ہے۔ یہاں گونج اس طرح آ رہی ہے کہ معزز ممبران کی باتوں کی سمجھ نہیں آ رہی۔ مہربانی کر کے اس کو بہتر کرنے کے لئے حکم صادر فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب! اس echo problem کو ختم کرنے کے لئے متعلقہ لوگوں کو کہا جائے۔ اس echo problem کو ختم کیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوالات آپ نے dispose of کر دیئے ہیں۔ مہربانی کر کے ان کو take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تاخیر سے آئے ہیں۔ آپ کے سوالاتdispose of ہو چکے ہیں۔ اس حوالے سے ایک دفعہ رولنگ دی جاچکی ہے۔ اگلا سوال چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس وقت آپ میرے سوالاتdispose of کر رہے تھے تو میں ایوان میں داخل ہو رہا تھا اس لئے میری گزارش ہے کہ ان سوالات کوtake up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ چودھری مظہر اقبال صاحب کو موقع دیں۔ آپ کا معاملہ آخر میں کہیں address کرواتے ہیں۔ جی، چودھری مظہر اقبال کا سوال نمبر6055 ہے--- موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور کا سوال نمبر 6075 ہے--- موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6122 جناب ممتاز علی کا ہے--- موجود نہیں ہیں، لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6400 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے--- موجود نہیں ہیں،dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6482۔ محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر6482 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈیرہ غازیخان میں فروٹ اور سبزی منڈی کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*6482: **محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں فروٹ منڈی اور سبزی منڈی سرکاری سطح پر موجود نہیں ہے؟

(ب) پرائیویٹ منڈی میں سہولیات ناکافی اور صفائی کی ابتر صورتحال ہے؟

(ج) وہاں مختلف لوگوں کی ملی بھگت سے کاشتکار اور فارمر کا استحصال ہوتا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازیخان نے سرکاری سبزی و فروٹ منڈی 1976 میں پل پیارے والی کے مقام پر قائم کی جس میں کل82 دکانات شامل تھیں جو میونسپل کارپوریشن کی طرف سے آڑھتی حضرات کو کرایہ پر دی گئی تھیں۔اس منڈی کے قریب دل کے ہسپتال کی تعمیر شروع ہوئی تو سبزی منڈی کی جگہ میں سے تین ایکڑ جگہ ہسپتال میں شامل کرلی گئی جس کی وجہ سے سبزی و پھل کی فروخت کے لئے جگہ بہت ہی کم رہ گئی اور آڑھتی حضرات نے اپنا کاروبار ایک غیر منظور شدہ منڈی سرور والی ملتان روڈ پر شفٹ کرلیا۔مزید یہ کہ محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) ڈیرہ غازیخان میں سرکاری منڈی کی جلد تعمیر کے لئے کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں سال2012 میں35 ایکڑ رقبہ پر سرکاری سبزی و پھل منڈی سخی سرور روڈ پر زیر قاعدہ 67 زرعی پیداوار منڈیاں قانون 1979 کے تحت منظور ہوئی، جو آڑھتی حضرات کے دو گروپوں کے اختلافات کی وجہ سے زیر التوا رہی۔ اب آڑھتی حضرات کے درمیان اتفاق رائے پیدا ہو گیا ہے جس کی اطلاع ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان نے محکمہ کو چند دن پہلے دی ہے۔ڈپٹی کمشنر کی تجویز کمشنر ڈیرہ غازیخان ڈویژن ڈیرہ غازیخان کو انکی رائے کے لئے بھجوائی ہے۔ جونہی یہ رائے محکمہ کو وصول ہوتی ہے منڈی کی تعمیر کے لئے مزید کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

(ب) ایک غیر منظور شدہ سبزی و پھل منڈی سرور والی ملتان روڈ پر کام کر رہی ہے۔ جہاں سرکاری منڈی میں کام کرنیوالے آڑھتی سرکاری منڈی کی جگہ پر دل کا ہسپتال بننے کی وجہ سے منتقل ہوگئے۔ اس لیے مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان اس منڈی میں بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے جس میں پینے کا صاف پانی، پانی چھڑکاؤ، ہینڈ واش ٹینک شامل ہیں۔اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخان کے زیر صدارت حکومت پنجاب کی قائم کردہ کمیٹی کے زیر اہتمام سبزی و پھل منڈی کی صفائی و کوڑا کرکٹ کی اُٹھوائی کا ٹھیکہ ماہانہ بنیادوں پر دیا ہے جس کی صفائی وغیرہ اب روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ ٹھیکیدار بہتر طور پر کر رہا ہے اور اس سلسلے میں صدر

انجمن آڑھتیان ڈیرہ غازیخان صفائی پر مطمئن ہونے پر سرٹیفکیٹ برائے ادائیگی رقم ٹھیکہ دفتر ہذا کو لکھ کر دیتا ہے جس پر مذکورہ ٹھیکیدار کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) متذکرہ بالا پرائیویٹ سبزی و پھل منڈی ڈیرہ غازیخان میں زرعی اجناس نیلام عام کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں اور کاشتکاروں کا استحصال نہیں ہوتا۔ چیئرمین مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان کی ہدایت پر مذکورہ منڈی میں کاشتکار حضرات کو درپیش مسائل کے حل کے لئے منڈی میں ایک شکایت سیل قائم کیا ہوا ہے جہاں کاشتکار اپنی شکایات درج کرواسکتے ہیں۔ کاشتکار حضرات کی شکایات پر فوری کارروائی قانون کے مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ ایک سال پہلے یہ جواب موصول ہوا تھا اور اُس میں کہا گیا تھا کہ دونوں گروپس کے درمیان جو اختلافات تھے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اُن کو حل کروا کر تعمیر کا کام شروع کروانے کا کہہ دیا تو مجھے یہ پوچھنا ہے کہ اب latest position کیا ہے کہ وہ منڈی ایک سال میں تعمیر ہو چکی ہے یا نہیں ہوئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اس سوال کا latest جواب بھی میرے پاس موجود ہے کیونکہ میں نے اس کو update کرایا ہے میں وہ محترمہ کو پیش کر دوں گا۔ منڈی کی تعمیر کا کام اب شروع ہوا ہے اور انشاء اللہ جلد تکمیل کو پہنچے گا۔

محترمہ شاہینہ کریم: جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6519 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مشروم کی کاشتکاری کے علاقہ جات اوراس کی پیداواری بڑھوتری سے متعلقہ تفصیلات

*6519: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں (Mushrooms) مشروم کی کاشتکاری کن علاقوں میں کی جاتی ہے؟

(ب) حکومت کی جانب سے مشروم کی پیداواری بڑھوتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مشروم کی درآمدات اور برآمدات کن ممالک سے کی جارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت مشروم کی کاشتکاری کے حوالے سے پالیسی بنانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) کھمبیاں اُگانے کے لیے کسی علاقہ کی قید نہیں ہے۔ یہ بند کمروں میں مصنوعی روشنی اور درجہ حرارت میں اُگائی جاتی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں مشروم کی کاشتکاری گھریلو پیمانے پر فیصل آباد، لاہور، راولپنڈی، قصور، عارف والا، پتوکی، ملتان، لودھراں، بہاولپور، رحیم یار خان، شیخوپورہ، سرگودھا، بھلوال، چنیوٹ، جھنگ، سیالکوٹ، بہاولنگر، خانیوال، وہاڑی، پاکپتن، ٹبہ سلطان پور اور شکر گڑھ میں کی جارہی ہے تاہم راولپنڈی کے گردونواح میں اس کی کاشت تجارتی پیمانے پر کی جاتی ہے جس کو مقامی ہوٹلز اور سُپر مارکیٹ میں فروخت کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) مشروم کی ترویج وترقی کے لیے انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں تحقیق کا عمل بطریق احسن جاری ہے جہاں پر تحقیق کے ساتھ مشروم کی کاشت کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر سرکاری ادارے جیسے نیفا (NIFA) ترناب پشاور، نیشنل زرعی ریسرچ کونسل (NARC) اسلام آباد اور زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ (ZTBL) کاشتکاروں کو گھریلو اور وسیع پیمانے پر مشروم کی کاشت کے بارے میں تربیت دیتے ہیں۔ محکمہ زراعت (توسیع) راولپنڈی بھی

خواہشمند حضرات /کاشتکاروں کو مشروم کی کاشت اور اس کے بیج کی فراہمی سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

(ج) پاکستان میں مشروم زیادہ تر چین، سپین اور دبئی سے درآمد کی جارہی ہے جس میں زیادہ تر Button Mushroom ہے جو کہ پیکنگ (Canned Form) میں درآمد کی جارہی ہے جبکہ عمومی طور پر پاکستان، چین، فرانس، برطانیہ، سوئٹزر لینڈ اور مڈل ایسٹ کے ممالک کو مشروم برآمد کرتا ہے جس میں زیادہ تر شمالی علاقہ جات میں پائی جانے والی جنگلی Black Morel Mushroom ہے جو کہ خشک حالت (Dry Form) میں برآمد کی جاتی ہے۔

(د) مشروم حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کا حصہ ہے اور حیاتیاتی تنوع کے فروغ کے توسط سے کاشتکار کی آمدن میں اضافہ کرنا حکومت پنجاب کی زرعی پالیسی 2018 میں شامل ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6529 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ورلڈ بنک کے تعاون سے زرعی شعبہ میں SMART کے نام شروع کئے گئے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***6529: محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورلڈ بنک نے پنجاب کے زرعی شعبہ کے لئے SMART کے نام سے ایک پروگرام شروع / سپورٹ کیا ہے اگر ہاں تو اس کی تاریخ آغاز کیا ہے؟

(ب) اس پراجیکٹ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس پراجیکٹ کے ذریعے پنجاب کے زرعی شعبہ کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) دیہی تبدیلیوں اور منڈیوں کے فروغ کا زرعی انقلابی پروگرام (SMART) پنجاب عالمی بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا پانچ سالہ منصوبہ ہے جس میں پنجاب حکومت نتائج کی بنیاد پر عالمی بنک سے 300 ملین ڈالرز کا قرض حاصل کرے گی۔ یہ پروگرام فروری 2018 سے شروع ہوا ہے جو کہ 2023ء کو اختتام پذیر ہو گا۔

(ب) کسانوں اور غلہ بانوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا، ماحولیاتی تبدیلیوں سے متعلق مدافعت بڑھانا اور پنجاب میں زرعی کاروبار کی ترقی میں اضافہ کرنا۔

(ج) اس پروگرام کے تحت خصوصی درج ذیل نتائج حاصل ہوں گے:

1۔ معیاری زرعی مداخل (INPUTS) کی رسائی میں بہتری
2۔ فصلوں اور مویشیوں کے متعلق تحقیق اور توسیع کے صوبائی نظام کی بہتری
3۔ ہائی ویلیو ایگریکلچر کی طرف منتقلی
4۔ ویلیو ایڈیشن اور زرعی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کے لئے زرعی کاروبار کو مراعات کی فراہمی
5۔ زرعی منڈیوں کی جدت
6۔ فصل بیمہ تکافل پروگرام
7۔ کلائمیٹ سمارٹ زراعت سے متعلق حکومتی سرمایہ کاری میں اضافہ
8۔ ذرائع ابلاغ، مستفید ہونے والوں کی آراء، تعلیم و تربیت، نگرانی اور جائزہ

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ پروگرام پنجاب کے تمام اضلاع میں شروع کیا گیا تھا، اس پروگرام سے کتنے کسانوں کو فائدہ پہنچا اور عام کسان تک یہ پروگرام کیسے پہنچا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پروگرام پورے پنجاب میں شروع کیا گیا ہے اور پورے پنجاب کے کسانوں کو اس سے فائدہ ہوا ہے۔ اس smart program کے کئی

components ہیں کچھ محکمہ زراعت سے متعلقہ تھے اور کچھ دیگر محکمہ جات سے متعلقہ تھے۔ اُن میں سے کچھ DLI's ایسی ہیں جن پر عمل درآمد نہیں ہوا لیکن محکمہ زراعت کی DLI's پر عمل درآمد ہو گیا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پروگرام کو عام کسان تک پہنچانے کا کیا طریق تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پروگرام عام کسان کے لئے ہی شروع کیا گیا ہے اور اس پروگرام کے تحت غلہ منڈیوں کو بہتر کیا گیا ہے، کسانوں کی فصلوں کے purchase system کو بہتر کیا گیا ہے، اس پروگرام کے تحت چھوٹے کاشتکاروں کو بیمے کی سہولت بھی میسر ہوتی ہے اور اس پروگرام کے تحت inputs کی quality کو کنٹرول کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرے knowledge کے مطابق عام کسانوں تک اس پروگرام کی awareness نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! تمام components سے کسانوں کو روشناس کرانے کے لئے Extension Department نے ایک بھرپور campaign کی ہے جس سے کسانوں تک اس کی آگہی پہنچی اور چونکہ بیمہ کی سہولت چھوٹے کسانوں کو مہیا ہے تو اُن تک بھی یہ information پہنچائی گئی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! پچھلے 4/5 مہینوں میں جو gap آیا ہے تو کیا یہ پروگرام اُس دوران جاری رہا ہے یا بند کر دیا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! یہ پروگرام بند نہیں ہوا، جاری رہا ہے۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! ابھی یہاں پرWorld Bank کے smart program کی بات ہو رہی تھی تو میرا ضمنی سوال ہے کہ agri products کی value-added addition کے لئے کوئی پروگرام شروع کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جو پروگرام foreign funding based ہوتے ہیں اُن میں ہم DLI sign کرتے ہیں اور اُس DLI کے مطابق اُس کی disbursement ہوتی ہے۔ یہ smart program تین سو ملین ڈالرز کا تھا لیکن اس میں value-added component شامل نہیں تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے indigenous programs ہیں جن میں ہم value addition کو promote کرتے ہیں، technology transfer بھی کرتے ہیں اور بنکوں کے ذریعے غریب کسانوں کو finance بھی کرتے ہیں۔

ملک واصف مظہر: جناب سپیکر! آج تک محکمہ زراعت میں جتنے بھی پروگرام شروع کئے گئے ہیں عام کسان کو پتا بھی نہیں چلتا اور وہ پروگرام ختم ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ بھی اس بات کے گواہ ہوں گے کہ سابقاوزیر اعظم صاحب نے اپنی تقاریر میں متعدد بار فرمایا کہ ہم نے 5 فصلوں میں ریکارڈ پیداوار حاصل کی ہے اور یہ سابقا وزیر اعظم صاحب کی زراعت میں دلچسپی اور محکمہ زراعت کی محنت کا نتیجہ تھا کہ ہم نے ریکارڈ پیداوار حاصل کی اور بہتر نتائج لئے۔ عام کسانوں تک محکمہ زراعت کی رسائی اور transfer of technology کے لئے effort کے نتیجے میں ہی ہماری پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 6553 جناب طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6695 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6746 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6749 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا

ہے۔ اگلا سوال نمبر 6750 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ معزز ممبر موجود نہیں ہے لہٰذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6793 محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب ڈپٹی سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چکوال میں مارکیٹ کمیٹی کی تعداد، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6793: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چکوال میں ٹوٹل کتنی مارکیٹ کمیٹی کام کر رہی ہیں؟

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی میں کتنا سٹاف موجود ہے کتنی سیٹ خالی ہیں؟

(ج) کتنی مارکیٹ کمیٹی کو ضم کیا گیا؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع چکوال میں کل 2 مارکیٹ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مارکیٹ کمیٹی چکوال

2۔ مارکیٹ کمیٹی تلہ گنگ

(ب) مارکیٹ کمیٹی چکوال اور مارکیٹ کمیٹی تلہ گنگ میں موجود سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	مارکیٹ کمیٹی	منظور شدہ اسامی کا نام	منظور شدہ تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	چکوال	سیکرٹری	1	1	-
2۔		سب انسپکٹر	1	-	1
3۔		نائب قاصد	2	-	2
4۔	تلہ گنگ	سیکرٹری	1	-	1
5۔		سب انسپکٹر	1	-	1
6۔		فیلڈ مین	1	1	
7۔		نائب قاصد	1	-	1
		میزان	8	2	6

(ج) مارکیٹ کمیٹی چوآسیدن شاہ کو مارکیٹ کمیٹی چکوال میں ضم کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) کے حوالے سے ہے کہ چوآسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی کو چکوال مارکیٹ کمیٹی میں کیوں ضم کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! کیا یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ چوآسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی کو چکوال مارکیٹ کمیٹی میں کیوں ضم کیا گیا ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، میں نے یہی پوچھا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جو PEMRA رولز بنائے گئے تھے اس کے تحت ہر مارکیٹ کمیٹی کا ایک throughput workout کیا گیا تھا اور جس مارکیٹ کمیٹی کا سالانہ throughput 20 ملین سے کم تھا ان کو ملحقہ مارکیٹ کمیٹیوں میں merge کر دیا گیا تھا اور اس طرح پنجاب میں تقریباً 50 سے 60 مارکیٹ کمیٹیاں merge ہوئی تھیں لیکن میری فاضل ممبر یہاں موجود ہیں اور انہوں نے ہمیں بتایا تھا کہ ان کی مارکیٹ کمیٹی کا throughput زیادہ ہے اور وہ زیادہ پرانی بھی تھی لہذا اس کو ہم نے review کر کے بحال کر دیا ہے۔ اگر محترمہ سمجھتی ہیں کہ وہاں پر کاروبار required standards کے مطابق ہے تو ہم اس کو دوبارہ بھی بحال کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ مطمئن ہیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جواب میں سٹاف کی لسٹ بھی دی ہے اور اس میں پورے ضلع میں for the Market Committees صرف دو ممبرز موجود ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ضلع چکوال سے چوآسیدن شاہ میں فاصلہ بہت زیادہ ہے تو یہ دو لوگ کیسے manage کریں گے؟ جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس مارکیٹ کمیٹی کو reinstate کر رہے ہیں تو میں یہاں پر ان سے یہ بھی request کرنا چاہوں گی کہ چوآسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی نا صرف چوآسیدن شاہ تحصیل کو بلکہ اس کے ساتھ کلر کہار تحصیل کو بھی دیکھ رہی تھی تو اس کو ضرور review کیا جائے اور اس مارکیٹ کمیٹی کو reinstate کیا جائے کیونکہ وہاں پر distance بہت زیادہ ہے اور یہی اس کا revenue resource ہے۔ جو pre requisites ہیں وہ almost مکمل ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ نے جو option دی ہے اس پر منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس معاملے کو review کر کے اسے reopen کر دیں گے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! چکوال کی مارکیٹ کمیٹی کی total sanctioned post کی تفصیل کچھ اس طرح ہے، ایک سیکرٹری،ایک سب انسپکٹر،دو نائب قاصد ہیں۔ اس وقت وہاں سب انسپکٹر اور دو نائب قاصد موجود ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ سیکرٹری بھی جلد وہاں تعینات کیا جائے۔ دوسرا جو محترمہ نے چو آسیدن شاہ مارکیٹ کمیٹی کو review کرنے کے لئے کہا ہے تو اس حوالے سے میں عرض کروں گا کہ ہم اس کا business record چیک کر لیں گے اگر وہ feasible ہوا تو ہم اس کو بھی دوبارہ بحال کر دیں گے۔ اس سلسلے میں اگر فاضل ممبر کوئی input دینا چاہیں تو. She is more than welcome

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جی، جناب سپیکر! میرے پاس جو details ہیں میں انہیں دے دیتی ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ زاہرہ نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زاہرہ نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا سوال نمبر 7201 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کپاس کے رجسٹرڈ کاشتکاروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* **7201: سیدہ زاہرہ نقوی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس کپاس کے رجسٹرڈ کاشتکاروں کی کتنی تعداد ہے اس بارے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ کمپنیوں سے بھی بیج خرید تا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو سیڈ کمپنیوں کی فہرست اور نمبر فراہم کئے جائیں؟

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 2015 سے 2020 تک کپاس کا کتنا بیج کس قیمت پر فراہم کیا تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس رجسٹرڈ کاشتکاروں کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سنٹر	تعداد رجسٹرڈ کاشتکاران
1۔	رحیم یار خان	201
2۔	خانیوال	18
3۔	بہاولپور	22
4۔	وہاڑی	23
5۔	ملتان	11
6۔	بہاولنگر	19
7۔	کل تعداد	294

رجسٹرڈ کاشتکاران کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں سے بیج نہیں خریدتی۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 2015 سے 2020 تک مندرجہ ذیل بیج کپاس فراہم کیا:

سال	فراہم کردہ کپاس بیج (منوں میں)		ریٹ فی من (روپوں میں)	
	بُروالا بنولہ	بغیر بُروالا بنولہ	بُروالا بنولہ	بغیر بُروالا بنولہ
2015-16	16249	10725	5600	7600
2016-17	11554	15095	5400	7200
2017-18	16395	16825	5400	8400
2018-19	25394	11322	6300	9200
2019-20	17297	919	8200	12600
میزان	86،889	54،886		

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! بہت تفصیلی جواب دیا گیا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ مطمئن ہیں۔

سیدہ زاہرہ نقوی: جی، جناب سپیکر! جو جواب مجھے دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں اور میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ اقبال: میرا سوال نمبر 7225 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی اجناس کی کاشت اور دالوں کی کاشت کے علاقوں سے متعلقہ تفصیلات

*7225: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کون کونسی زرعی اجناس کاشت کی جاتی ہیں نیز دالوں کی کاشت کن علاقوں میں کی جاتی ہے؟

(ب) سال 2019 سے اب تک کون کونسی دالوں کی کاشت کی گئی مکمل تفصیل پیش کی جائے؟

(ج) کیا دالوں کی پیداوار صوبہ کی غذائی ضروریات پورا کرنے کے لیے کافی ہے نیز پیداواری بڑھوتری کے حوالے سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل زرعی اجناس کی کاشت کی جاتی ہے:

خریف فصلات:

گنا، دھان، کپاس، باجرہ، جوار، مکئی، تل، ہلدی، مرچ، مونگ پھلی۔

ربیع فصلات:

گندم، ٹماٹر، تمباکو، سرسوں، آلو، پیاز، السی، چنا، ادرک، دھنیا، جَو، سورج مکھی۔

خریف سبزیات:

اروی، بھنڈی توری، کھیرا، پھلیاں، تر، پیٹھا، کدو، ٹینڈا، تربوز، بینگن۔

ربیع سبزیات:

پھول گو بھی، مولی، پالک، شکر قندی، شلجم، مٹر، چکندر، میتھی، سلاد، بند گو بھی، گاجر۔

خریف پھل:

بادام، سیب، خوبانی، کیلا، انگور، کھجور، انجیر، گرما، امرود، جامن، لیچی، آم، انار، آلو بخارا، ناشپاتی، فالسہ، پپیتا، آڑو، سردا۔

ربیع پھل:

کیلا، بیر، امرود، لوکاٹ، شہتوت، کینو، لیموں، مندرین، مالٹا، مسمی، کھٹا، میٹھا۔

نیز دالیں پنجاب کے مندرجہ ذیل اضلاع میں کاشت کی جاتی ہیں:

نام دال	علاقہ جات
چنا	اٹک، جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، خانیوال، مظفر گڑھ، لیہ، ڈی جی خان اور بہاولنگر۔
مسور	اٹک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین، نارووال، گوجرانوالہ، ساہیوال، خانیوال، وہاڑی، بہاولپور اور بہاولنگر۔
مونگ	جہلم، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن، ملتان، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفر گڑھ، لیہ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر۔
ماش	راولپنڈی، جہلم، چکوال، میانوالی، بھکر، گجرات، سیالکوٹ اور نارووال۔

(ب) سال 20-2019 اور 21-2020 میں کاشتہ دالوں کے رقبہ اور پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فصل دالیں	سال 20-2019		سال 21-2020	
	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
چنا	2101230	430200	961000	164000
مسور	9529	1422	1960	337
مونگ	364000	112659	518200	192535
ماش	23051	3042	11669	1536

(ج) دالوں کی پیداوار صوبہ کی غذائی ضروریات پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے بلکہ دالیں درآمد کرنا پڑتی ہیں۔ وفاقی حکومت کے تعاون سے دالوں کی پیداوار میں بڑھوتری کا قومی منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کی کل لاگت 1437.35 ملین روپے ہے۔ دالوں کی پیداواری بڑھوتری کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں :

دالوں کے پانچ سالہ منصوبہ کے تحت کاشتکاروں کو دالوں کا بیج 50 فیصد سبسڈی پر فراہم کیا جا رہا ہے۔

پورٹیبل سولر ایریگیشن سسٹم اور دیگر دالوں کی مشینری مثلاً سیڈ ڈرل، ملٹی کراپ تھریشر، مکینیکل ویڈر اور سمال ویڈر 50 فیصد رعائتی قیمت پر فراہم کئے جا رہے ہیں۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد مختلف دالوں کی اعلیٰ اقسام کے بیجوں کی مقدار بڑھانے کے لئے منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج (Pre-Basic Seed) پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج پیدا کرنے والی مقامی کمپنیوں کو فراہم کر رہا ہے تاکہ ترقی پسند کاشتکاروں کی مختلف دالوں کے بیجوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد پاکستان کے دوسرے صوبوں کو ان کی ضرورت کے مطابق اپنی منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج (Pre-Basic Seed) فراہم کرتا ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے کاشتکاروں کو چنا اور مونگ کے بیج پر بالترتیب -/2000 روپے اور -/1000 روپے فی ایکڑ فراہم کئے جا رہے ہیں۔

مسور کے زیر کاشت رقبہ میں کمی اور ان کی ملکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ستمبر کاشت گنے کی فصل میں مخلوط کاشت متعارف کرائی گئی۔

سال میں مونگ اور ماش کی دو فصلیں (بہاریہ، موسمی) کاشت کرنے کی ٹیکنالوجی دریافت اور متعارف کروائی گئی۔ باغات میں مونگ کی کاشت کو متعارف کروایا گیا ہے۔

زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے پیداواری ٹیکنالوجی کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس کی کاشت کاروں تک رسائی کے لئے ورکشاپس، فارمر ڈے اور ریڈیو و پرنٹ میڈیا کے ذریعے کسانوں کی رہنمائی اور محکمہ زراعت (توسیع) کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی کے حصول کو آسان بنایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ ان اقدامات سے پیداوار میں کتنے فیصد بڑھوتری ہو رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! کیا محترمہ! اپنا سوال دہرائیں گی۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ان اقدامات سے پیداوار میں کتنے فیصد بڑھوتری ہو رہی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! اللہ کے فضل و کرم سے پچھلے سال growth کا economic survey ہماری مخالف جماعت نے print کیا ہے جس کے مطابق انہوں نے admit کیا ہے کہ agriculture sector میں 4.4 فیصد growth ہوئی ہے اور یہ صرف سابق پرائم منسٹر صاحب کے personal interest اور ہمارے محکمہ زراعت کی محنت کا نتیجہ ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7323 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7323: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں نیز محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 20-2019 اور 21-2020 میں ضلع خوشاب کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اس بجٹ کو کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں یہ گاڑیاں کن افسران کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے 34 دفاتر میں 317 ملازمین تعینات ہیں دفاتر اور ملازمین کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 20-2019 (روپے)	اخراجات 20-2019 (روپے)
سیلری (روپے)	165979662	163939174
نان سیلری (روپے)	138216876	136694011
کل (روپے)	304196538	300633185

مالی سال 21-2020 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوار تفصیل	مختص بجٹ 20-2019 (روپے)	اخراجات 21-2020 (روپے)
سیلری (روپے)	173995655	171688057
نان سیلری (روپے)	178796002	175881186
کل (روپے)	352791657	347569243

(ج) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس 19 گاڑیاں ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا جز (الف) یہ تھا کہ دفاتر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں اور کتنے ملازمین ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو جب مجھے بتایا نہیں گیا تو میں اس کے بارے میں کیا بات کروں لیکن میرے علم میں جو بات ہے اس پر میں بات کرنا چاہتی ہوں کہ ملازمین کی تعداد اتنی کم ہے۔ اگر کسی محکمہ میں کام کرنے کے لئے 50 لوگ چاہئیں تو ہمارے ضلع خوشاب میں 10 لوگ ہیں۔ وہ لوگ کس طرح سو فیصد کام کیسے کر سکتے ہیں؟ یہی لوگ ڈینگی پر کام کر رہے ہوتے ہیں، زراعت میں بھی کام کر رہے ہوتے ہیں اور پولیو پر بھی ان لوگوں کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ یہ اپنے محکمہ کے کام کے لئے وقت کیسے نکال سکتے ہیں؟ وہاں ملازمین کی تعداد بہت کم ہے اور دفاتر کی یہ صورتحال ہے کہ تحصیل خوشاب کا جو آفس ہے اس کی نہ تو چار دیواری ہے اور نہ ہی اس کا گیٹ لگا ہوا ہے۔ وہاں پر کوئی بھی ایسا دفتر نہیں ہے کہ جس کو آپ کہہ سکیں کہ اس کی حالت بہتر ہے۔ وہاں ملازمین کے رہنے کے لئے جو رہائشیں ہیں وہ اس قدر خستہ حال ہیں کہ کسی بھی وقت وہاں پر حادثہ ہو سکتا ہے۔ محکمہ اس پر کب تک کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کا ایک سوال ملازمین کی تعداد کم ہونے سے متعلق ہے اور دوسرا سوال infrastructure سے متعلق ہے کہ وہ تسلی بخش نہیں ہے۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! جس تفصیل کا فاضل ممبر نے ذکر کیا ہے تو تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ میں ابھی ان تک پہنچا دیتا ہوں۔ انہوں نے دوسری بات ملازمین کی تعداد کم ہونے کی کی ہے تو اس کی میں پہلے وضاحت کر چکا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کل اعلان کیا تھا کہ بھرتیوں پر پابندی ختم ہو گئی ہے تو انشاء اللہ اس کمی کو ہم پورا کر دیں گے۔ انہوں نے تیسری بات improvement of the infrastructure کی کی ہے۔ اس پر ہم

انشاء اللہ تعالیٰ توجہ دیں گے اور محترمہ کی رائے بھی ہم معلوم کریں گے اور جہاں پر ایمر جنسی طور پرrepair work کرانا ہو یا کوئی دوسرا کام کرانا ہو تو وہ بھی ہم جلد کرا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ محکمہ کے پاس کس کس ماڈل کی گاڑیاں ہیں۔ میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ محکمہ کے پاس گاڑیاں 1986 یا 1984 ماڈل کی ہیں۔ وہاں گاڑیوں کی تعداد بہت کم، سٹاف بہت کم ہے اور ہماری ایک تحصیل سے دوسری تحصیل کا فاصلہ ایک ایک گھنٹے کا ہے اور سڑکیں بھی اچھی نہیں ہیں۔ محکمہ کب تک نئی گاڑیوں کی خرید کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ محکمہ کو بہتر گاڑیاں دی جائیں تاکہ محکمہ اپنا کام بہتر طریقے سے کر سکے۔ ان کے پاس جب سہولیات نہیں ہوں گی تو وہ کام کیسے کریں گے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کے علم میں یہ بات لاتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے کہ ہمارے محکمہ میں آج سے چالیس پنتالیس سال پرانی گاڑیاں چل رہی ہیں۔ ہم نے کوشش کی تھی کہ کچھ گاڑیاں replace کی جائیں لیکن چونکہ Austerity Committee نے clear نہیں کیا تھا اس لئے ہم گاڑیاں نہیں خرید سکے تھے۔ ہم انشاء اللہ دوبارہ بھی کوشش کریں گے اور اگر Austerity Committee نے allow کیا تو ہم اپنی مالی استطاعت کے مطابق گاڑیاں بتدریج replace کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ ساجدہ بیگم کا ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7324 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب میں سبزی منڈیوں کی تعداد، سٹور اور دکانوں کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*7324: **محترمہ ساجدہ بیگم:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خوشاب میں کتنی سبزی منڈیاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں اور سٹور ہیں ان سے کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے یہ کرایہ کس اکاؤنٹ میں جمع کروایا جاتا ہے؟

(ج) ان منڈیوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کن کن محکموں کی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات کسانوں سے بہت کم نرخوں پر اشیاء خرید لیتے ہیں اور من مانے ریٹس پر فروخت کرتے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع خوشاب میں دو سبزی و پھل منڈیاں ہیں۔ایک سبزی منڈی سرگودھا روڈ خوشاب پر واقع ہے اور ایک سبزی منڈی قائد آباد میانوالی روڈ پر واقع ہے۔

(ب) سبزی و فروٹ منڈی خوشاب میں 49 دکانیں ہیں جو کہ آڑھتیان کو الاٹ ہو چکی ہے۔ اس منڈی میں کوئی بھی دکان مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت نہ ہے لہٰذا مارکیٹ کمیٹی کو اس مد میں کوئی کرایہ وصول نہ ہوتا ہے۔ سبزی و فروٹ منڈی قائد آباد میں 20 کمیشن ایجنٹس ہیں جن سے مارکیٹ کمیٹی قائد آباد کوئی کرایہ وصول نہیں کرتی ہے۔

(ج) سبزی و فروٹ منڈی سرگودھا روڈ خوشاب کی صفائی اور دیگر معاملات کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی جوہر آباد کرتی ہے جبکہ سبزی منڈی قائد آباد کی صفائی اور دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی قائد آباد کرتی ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے بلکہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات مارکیٹ کمیٹیوں اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندہ کی موجودگی میں کسان اور بیوپاری کی طرف سے لائی گئی اجناس کی بولی منعقد کر کے مال فروخت کرتے ہیں اور اپنا کمیشن وصول کرتے ہیں۔ ان سبزی منڈیوں میں حکومت کی ہدایت کے مطابق کسان پلیٹ فارم کے لیے بھی جگہ مختص کی گئی ہے جہاں زمیندار اپنا مال از خود بغیر کسی کمیشن یا کٹوتی کے فروخت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال تھا کہ ضلع خوشاب میں کتنی سبزی منڈیاں کام کر رہی ہیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ دو سبزی منڈیاں کام کر رہی ہیں۔ سبزی منڈی جوہر آباد اس وقت کوڑا کرکٹ کا منظر پیش کر رہی ہے۔ اس میں 49 دکانیں ہیں ان پر سیاسی مداخلت پر construction کرنے نہیں دی جا رہی۔ میری محکمہ سے یہ درخواست ہے کہ وہاں پر visit کیا جائے اور جو لوگ وہاں پر دکانیں تعمیر کرنا چاہ رہے ہیں انہیں اس کی اجازت دی جائے تاکہ منڈی کا تھوڑا سا نقشہ سامنے آجائے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جس issue کی طرف نشاندہی کی ہے میں فوری طور پر ڈائریکٹر جنرل PEMRA کی ڈیوٹی لگا کر ان سے رپورٹ منگوا لیتا ہوں۔ اس پر جو اقدامات کرنا پڑیں گے میں ان کا فوری طور پر حکم صادر کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں سوال کیا تھا کہ ان منڈیوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کن محکموں کے سپرد ہے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ MC کا کام ہے۔ ہماری جوہر آباد کی منڈی میں صفائی کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ اکثر ڈینگی کی جو میٹنگز ہوتی ہیں ان میں، میں اس issue کو اٹھاتی ہوں۔ اس کی دیوار کے ساتھ جگہ تھوڑی سی نیچے ہے جس کی وجہ سے وہاں 24 گھنٹے پانی کھڑا رہتا ہے اور وہ ڈینگی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب منڈی میں ٹرکوں یا ویگنوں پر مال آتا ہے تو اس کے اندر جتنا waste ہوتا ہے اسی سڑک کے کنارے پر منڈی سے لے کر جہلم پل تک اسے پھینک دیتے ہیں۔ وہاں پر MC کا صفائی کا کوئی نظام نہیں ہے۔ اس کو محکمہ کے حوالے سے بہتر بنایا جائے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میونسپل کمیٹی، ٹاؤن کمیٹی یا میونسپل کارپوریشنز ہوں وہاں پر صفائی کا نظام یقینی طور پر municipalities کے under ہوتا ہے۔ میں چیک کر لوں گا کہ اگر صفائی میں کوئی کوتاہی ہو رہی ہے تو ہم وزیر بلدیات کے علم میں لا کر اس کو بھی بہتر کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ! آپ مطمئن ہیں کہ آپ کے سوالات پورے ہو گئے ہیں۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7437 رانا منور حسین کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7460 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7493 چودھری مظہر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7616 رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7617 بھی رانا محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7638 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے اداروں کی تعداد نیز مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7638: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں پارب نے گزشتہ 3 سالوں میں کسانوں کو کتنی نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی؟

(ب) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ج) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ملازمین ہیں اور گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے اور ان فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا؟

(د) صوبہ میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہے نیز اس ہیڈ آفس میں کل کتنے ملازمین ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے کل کتنی رقم وصول کی ہے نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں خرچ کی گئی سال وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پارب نے گزشتہ 3 سالوں میں صوبے میں مندرجہ ذیل ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

1۔ زیتون کا اعلیٰ کوالٹی کا تیل نکالنے والی پاکستان میں پہلی مشین درآمد کی گئی جو کہ نکالے گئے تیل کی کوالٹی کا بھی analysis کرتی ہے۔

2۔ کپاس کی بی ٹی اقسام کا سرٹیفائیڈ بیج بنانے کے لئے محکمہ زراعت ایکسٹینشن ونگ، فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کی ٹریننگ کا پروگرام کیا گیا۔

3۔ شوگر ملز کے شیرے کی باقیات (جو کہ ضائع کی جاتی ہیں) کے اجزاء کے استعمال سے بچھڑوں کی افزائش اور بیماری کے خلاف مدد کرنے والی خوراک کی تیاری کی گئی۔

4۔ امرود کی قلموں کے ذریعے نرسری کی تیاری تاکہ کوالٹی کے پودے تیار کئے جائیں۔ روایتی طور پر یہ پودے بیج سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

5۔ ڈی این اے فنگر پرنٹنگ کے ذریعے گندم، مکئی، آلو، ٹماٹر اور کھجور کی اقسام کی پہچان کا طریق دریافت کیا گیا جو انکی نئی اقسام کی تیاری کے لئے ضروری ہے۔

6۔ ترشاوہ پھلوں کے لئے سپرے کرنے والی مشین پر سنسر لگائے گئے تاکہ کیڑے مار ادویات صرف پودے پر سپرے ہوں اور خالی جگہ پر سپرے نہ ہو اس سے کیڑے مار ادویات کی بچت ہوتی ہے اور آب و ہوا بھی زہریلے مادوں سے محفوظ رہتی ہے۔

7۔ آبپاشی کا نظام تیار کیا گیا جو سنسرز سے چلتا ہے اور اتنا ہی پانی استعمال ہوتا ہے جتنا اور جب ضرورت ہوتی ہے اس سے پانی کی بچت ہوتی ہے اور پودوں کی بڑھوتری میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

8۔ گندم کی کٹائی اور چاول کی منتقلی کے درمیانی وقفہ میں کاشت کے لئے مونگ کی کم دورانیہ کی ورائٹی تیار کی گئی اور پیداواری ٹیکنالوجی وضع کی گئی۔

9۔ مکئی میں ڈبل ہیپلائڈ کی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی اس ٹیکنالوجی سے کم دورانیہ میں اور کم لاگت پر نئے ہائبرڈ تیار کئے جاسکتے ہیں۔

10۔ سورج مکھی کے نئے ہائبرڈ تیار کئے گئے جو کم مدت میں تیار ہوجاتے ہیں اور ان کی پیداوار بھی اچھی ہے۔

11۔ کپاس میں گلابی سنڈی کے کنٹرول کے لئے حکمت عملی تیار کی گئی اور جن زرعی ادویات میں اس کیڑے کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوگئی ہے انکی نشاندہی کی گئی۔

12۔ کپاس میں سفید مکھی کے کنٹرول کی حکمت عملی تیار کی گئی اور جن زرعی ادویات میں اس کیڑے کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہوگئی ہے انکی نشاندہی کی گئی۔

13۔ جانوروں میں منہ کھر (Foot Mouth Disease) کی بیماری کے لئے ویکسین تیار کی گئی۔

14۔ برسیم کے چارے کی بیماریوں کا انسداد کا طریق دریافت کیا گیا۔

15۔ سویابین کی پاکستان میں کاشت پر تجربات کئے گئے تاکہ اس فصل کو ہماری فصلوں کے سسٹم میں داخل کیا جاسکے۔

16۔ ٹماٹر اور مرچوں کی بیماریوں کے لئے بائیوپیسٹیسائیڈ کا استعمال تاکہ زہریلی کیمیکل پیسٹیسائیڈ کے اثر سے بچا جاسکے۔

17۔ اونٹنی کے دودھ کا تجزیہ تاکہ اسے چولستان میں خوراک کے طور پر استعمال کیا جائے اور اس کے اونٹ کے مالکان کی معیشت پر اثرات معلوم کئے گئے۔

18۔ چاول اور گندم پر یوریا کھاد کا استعمال کا طریق دریافت کیا گیا جس سے کھاد کی بچت ہوئی اور اسکی افادیت بڑھی۔

19۔ دیہاتی علاقوں میں روائتی مرغی کی اسیل قسم کی ایسی ورائٹی تیار کی گئی جس کی بڑھوتری کا تناسب زیادہ ہے تاکہ دیہی علاقوں کی مرغی بانوں کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔

20۔ پولٹری فارم کی باقیات کے ذریعے جانوروں کی خوراک کے اجزاء اور زرعی کھاد کی تیاری کی گئی۔

21۔ ڈیری جانوروں میں تھنوں کی بیماری (Mastitis) کے انسداد کے لئے ویکسین تیار کی گئی۔

22۔ چولستان میں کاشت کے لئے سوہانجنا، ارنڈ، جو، تارامیرا، توریا اور باجرے پر تجربات کئے گئے تاکہ وہاں کے زمینداروں کی آمدنی میں اضافہ ہو۔

23۔ گندم کی ایسی اقسام جو بدلتے ہوئے موسموں میں اچھی پیداوار دیں ان پر تجربات کئے گئے اور بنیادی اقسام کی سکریننگ کی گئی۔

24۔ ترشاوہ پھلوں کی یکدم سوکھنے (Citrus Decline) کی بیماری کا علاج بذریعہ خورک اجزاء (Nutrient Management) کے ذریعے کیا گیا۔

25۔ شیشم کے اچانک سوکھ جانے کی بیماری (Dieback Disease) کے انسداد کے لئے تجربات کئے گئے۔

(ب) پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کا کوئی ادارہ صوبہ ہذا میں قائم نہیں ہے۔

(ج) پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ میں کل 17 ملازمین کام کرتے ہیں نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختص کئے گئے فنڈز اور ان کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال2016-17:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	27,256,700	27,221,118
دیگر اخراجات	18,038,300	18,008,110
پراجیکٹس	159,600,000	159,598,521

ٹوٹل	204,895,000	204,827,749

مالی سال18-2017:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	36,386,000	36,225,185
دیگر اخراجات	18,983,000	18,974,215
پراجیکٹس	143,640,000	143,639,879
ٹوٹل	199,009,000	198,839,279

مالی سال19-2018:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	19,353,000	16,275,817
دیگر اخراجات	18,678,000	18,577,023
پراجیکٹس	503,333,000	496,616,730
ٹوٹل	541,364,000	531,469,570

مالی سال20-2019:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	12,540,000	12,051,946
دیگر اخراجات	16,278,000	16,155,391
پراجیکٹس	157,500,000	157,499,972
ٹوٹل	186,318,000	185,707,309

مالی سال21-2020:

تفصیل	مختص فنڈز(روپوں میں)	اخراجات(روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	19,074,000	18,437,296
دیگر اخراجات	25,550,000	24,633,014
پراجیکٹس	520,313,000	214,565,200
ٹوٹل	564,937,000	257,635,510

(د) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس لاہور میں واقع ہے نیز اس میں کل 17 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1۔	ڈاکٹر عابد محمود	چیف ایگزیکٹو (پارب)	MP-1
2۔	اظہر حسین	ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن)	BS-18
3۔	ڈاکٹر طاہر حسین اعوان	ریسرچ آفیسر (پلاننگ اینڈ پروگرامنگ)	BS-18
4۔	محمد یونس	ریسرچ آفیسر (مونیٹرنگ اینڈ ویلیوایشن)	BS-18
5۔	محمد عاصم حسین	ریسرچ آفیسر (پبلیکیشن)	BS-17
6۔	امجد پرویز	اسسٹنٹ	BS-16
7۔	شہادت علی اعوان	اسسٹنٹ	BS-16
8۔	سید نور الحسن	اسسٹنٹ	BS-16
9۔	سلیم مسیح	ڈرائیور	BS-06
10۔	محمد معاویہ	ڈرائیور	BS-05
11۔	ریاست علی ایوان	ڈرائیور	BS-05
12۔	غلام مرتضیٰ	ڈرائیور	BS-05
13۔	سید نادر شاہ	نائب قاصد	BS-03
14۔	محمد نواز شریف	نائب قاصد	BS-01
15۔	محمد صعود بیگ	چوکیدار	BS-01
16۔	محمد بلال	چوکیدار	BS-01
17۔	عارف مسیح	خاکروب	BS-03

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے وصول کی گئی رقم اور اس کے اخراجات درج ذیل ہے:

مالی سال	موصول کی گئی رقم (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2020-21	564,937,000	257,635,510

2019-20	186,318,000	185,707,309
2018-19	541,364,000	531,469,570
2017-18	199,009,000	198,839,279
2016-17	204,895,000	204,827,749

موصول کی گئی رقم اور اخراجات کی سال وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں جوابات سے مطمئن ہوں لیکن میں پورے ہاؤس سے request کروں گی کہ میں نے صفحہ نمبر بھی بتایا ہے کہ تین سالوں میں محکمہ زراعت نے جو کام کیا ہے یہ قابل ستائش ہے اور یہ پاکستان تحریک انصاف کا ہی کام تھا کہ اتنے تھوڑے وقت میں اتنا زبردست کام کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں ہاؤس سے request کروں گی کہ جز(الف) کے جواب میں محکمہ نے جو بتایا ہے کہ کتنی ریسرچ ہوئی اور کتنی ٹیکنالوجی متعارف ہوئی اس کو حکومتی ممبران اور اپوزیشن کے ممبران ضرور پڑھیں۔

جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں۔ اس کا جواب ہے کہ پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کا کوئی ادارہ صوبہ ہذا میں نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ریسرچ ضروری نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت(سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ ایک Regulatory Authority ہے اس کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے اور مختلف ریسرچ کے ادارے اپنے projects اس کو submit کرتے ہیں اور وہ ان projects کے لئے فنڈز متعین کر کے ان اداروں کو ریسرچ کے لئے دیتے ہیں اور جب ان کی

reports آتی ہیں تو ان کو supervise کرتا ہے اور چیک کرتا ہے کہ انہوں نے ریسرچ میں کیا کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ ایک regulatory body ہے جس کا ہیڈ آفس لاہور میں ہے اور تمام صوبہ کے ریسرچ کے اداروں کو projects منظور کر کے فنڈز مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارہ بذات خود ریسرچ نہیں کرتا اس لئے اس کا field میں کوئی آفس نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7645 ہے اور یہ صفحہ نمبر 54 پر ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں منی ڈیمز کی تعمیر کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7645: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے صوبہ بھر میں پچھلے دو سالوں کے دوران منی ڈیمز کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے تھے ان کی سال وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں یہ ڈیمز کس کس جگہ پر کتنی کیپسٹی کے لئے بنائے جا رہے ہیں اور ان سے کتنا زرعی رقبہ سیراب ہو گا یہ ڈیم کب تک مکمل ہو جائیں گے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اب تک کوئی منی ڈیمز نہیں بن سکا اگر بنا ہے تو ان ڈیمز کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (شعبہ تحفظ اراضیات) حکومت پنجاب، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ بورڈ (P&D) حکومت پنجاب کے شعبہ آباد (AGENCY FOR BARANI AREAS DEVELOPMENT) کی مالی معاونت سے صوبہ پنجاب کے بارانی علاقہ جات میں بارشی پانی کو محفوظ کرنے کے لئے کاشتکاران کے ملکیتی رقبہ پر چھوٹے

منی ڈیمز تعمیر کرتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران 66 عدد منی ڈیمز، جن کی کل لاگت 98.155 ملین روپے ہے، بنائے گئے ہیں جن کی سال وار تفصیل ضمیمہ (A) یوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں محکمہ آباد (AGENCY FOR BARANI AREAS DEVELOPMENT) راولپنڈی کی سکیم "WATER RESOURCE DEVELOPMENT THROUGH CONSTRUCTION OF RAIN WATER HARVESTING STRUCTURES IN POTOHAR REGION" کے تحت صوبہ پنجاب کے بارانی علاقہ جات میں 66 منی ڈیمز بنائے جا چکے ہیں جو کہ 40 سے 50 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن سے فی ڈیم تقریباً 20 سے 25 ایکڑ رقبہ سیراب ہونا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہیں ہے بلکہ گزشتہ دو سال کے دوران 66 منی ڈیمز بنائے گئے جن کی تفصیل ضمیمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میں جوابات سے مطمئن ہوں لیکن ہاؤس سے میری request ہے کہ ممبران جز (ب) کے جواب کو ضرور پڑھیں۔ اس سے پتا چلے گا کہ ہمیں اس بارے میں بالکل معلومات نہیں تھیں۔ ہمیں یہ بھی پتا چلے گا کہ کتنی capacity کے ڈیمز بنائے جا رہے ہیں اور کتنے ڈیمز اب تک بن چکے ہیں اور ان سے کتنا رقبہ سیراب ہوگا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 8138 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8259 جناب محمد الیاس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوالات مکمل ہو گئے ہیں اس طرح وقفہ سوالات بھی ختم ہو گیا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2677: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتا جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔؟

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں؟

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور پتا جات کی تفصیل (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیچنگ ریسرچ اور ایڈمنسٹریٹو سٹاف	888
نان ٹیچنگ سٹاف	1655
ٹوٹل	2543

(ب) کل 2543 افراد بھرتی ہوئے جن میں سے 394 افراد بغیر اشتہار کے بھرتی ہوئے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر تقرریاں سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر سنڈیکیٹ کی منظوری سے کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 1 تا 16 تک وائس چانسلر صاحب سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر رکھتے ہیں جس کی تفصیل (Appendix-1) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی II- کی ہدایت پر درج ذیل 2 افسران پر مشتمل ایک کمیٹی فروری 2018 میں تشکیل دی تھی۔

1۔ مسٹر قیصر فاروق، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن II- محکمہ زراعت (سربراہ کمیٹی)

2۔ ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) نے ایک کیس میں خلاف ضابطہ بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔

(ہ) اس سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) کی رپورٹ برائے تفتیش (انکوائری) چانسلر صاحب کو بھجوائی جاچکی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*2678: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں سالانہ کتنی گرانٹ وصول ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران یونیورسٹی ہذا میں Development کا جو کام ہوا اس کی تفصیلات مع لاگت بتائیں؟

(ج) ان ڈویلپمنٹ کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا؟

(د) کس کس کمپنی کو ٹینڈر کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا؟

(ہ) کیا ان ٹینڈرز اور کاموں کی تھرڈ پارٹی ویریفکیشن کروائی گئی تھی؟

(و) تھرڈ پارٹی ویریفکیشن کی رپورٹ فراہم کریں؟

(ز) اگر ڈویلپمنٹ کے کاموں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ان کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وائس چانسلر ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں وصول شدہ گرانٹ کی سال وار تفصیلات (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی کل مالیت 13736.923 ملین روپے بنتی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام کی تفصیلات مع لاگت (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویلپمنٹ کا اشتہار اور اس کی تفصیل (Appendix-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈویلپمنٹ کے کام کرنے والی کمپنیوں اور ٹینڈر کی مالیت سے متعلقہ تفصیلات (Appendix-4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کل ٹینڈرز: 146

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی: 33

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن نہیں کروائی گئی: 113

اس کی تفصیل (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ (Appendix-5) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) آڈٹ اور انٹی کرپشن نے Procedural Lapses کی نشاندہی کی تھی۔ ان کی کل مالیت 1090.990 ملین روپے بنتی ہے جس کی تفصیل (Appendix-6) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن کی موجودہ صورت حال (Appendix-7) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے لئے گاڑیوں کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

***2682: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ V.C ڈاکٹر اقرار کے دور میں کتنی گاڑیاں خرید کی گئی ان گاڑیوں کی قیمت خرید گاڑی وار بتائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے خرید کے لئے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کی نقل فراہم کریں؟

(ج) ان گاڑیوں کی فراہمی کے لئے کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان پارٹیوں کے نام اور ٹینڈر کی رقم پارٹی وار بتائیں؟

(د) کس کس پارٹی کو گاڑیوں کی فراہمی کا ٹینڈر دیا گیا؟

(ہ) کیا ان گاڑیوں کی Verification تھرڈ پارٹی سے ہوئی؟

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن کیسی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی کے دور میں کل 31 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے (Chapter-VIII,59(c)(vii کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لئے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے (Chapter-VIII,59(c)(vii کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لئے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(د) یہ تمام گاڑیاں براہ راست صرف ٹیوٹا، ہینو پاک اور سوزوکی کمپنیوں سے خریدی گئی ہیں۔

(ہ) زرعی یونیورسٹی Procurement Rules 2014 کے تحت کمپنی ریٹس پر خریداری کے لئے تھرڈ پارٹی ویریفکیشن کی ضرورت نہ ہے۔

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن بہت اچھی ہے۔

صوبہ میں ایلچی کے باغات کے علاقہ جات اور پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*6013: **میاں عبدالروف:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں ایلچی کے باغات کن کن علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر پائے جاتے ہیں ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پھل کی افزائش کے لئے حکومت نے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہ اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کا آج تک کوئی ازالہ نہ کیا گیا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ پھل کی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کی فلاح و بہبود اور نقصان کے ازالہ کی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ بھر میں اپلچی کے باغات 970ایکڑ رقبہ پر پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈویژن	اضلاع	رقبہ (ایکڑ)
1۔	فیصل آباد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	02
2۔	گوجرانوالہ	سیالکوٹ	12
		نارووال	8
3۔	لاہور	شیخوپورہ	230
		ننکانہ صاحب	80
		لاہور	36
		قصور	442
4	ساہیوال	ساہیوال	37
		پاکپتن	18
5	ملتان	ملتان	105
	کل رقبہ		970

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد اپلچی کی پیداوار کے فروغ کے لئے کاشت کے جدید امور پر تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادارہ ہذا نے اب تک اپلچی کی بہتر پیداوار کی 03 منتخب اقسام عام کاشت کے لئے متعارف کروائی ہیں۔ مزید برآں صوبہ پنجاب میں اپلچی کی پیداوار میں اضافے کے لئے پودوں کی تیاری بذریعہ گٹی عمل میں لائی گئی ہے۔ محکمہ

زراعت (توسیع و اڈاپٹیو ریسرچ) گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے اپلچی کے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن اگر قدرتی آفات وغیرہ سے نقصان بھی ہوتا ہے تو ضلعی انتظامیہ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور پی ڈی ایم اے اس کا سروے کر کے نقصان کا ازالہ کرتے ہیں۔ مزید برآں حکومت نے صوبہ کے تمام متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے کراپ انشورنس کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے جس کے تحت حالیہ سال میں کپاس اور چاول کے 254,482 کاشتکاروں کی فصلات کا بیمہ کرایا گیا ہے جس کے لئے خطیر رقم حکومت پنجاب نے پریمیم سبسڈی کی صورت میں ادا کی ہے۔ حالیہ بارشوں اور دیگر عوامل سے کپاس کی فصل کو یقیناً نقصان پہنچا ہے جس کے ازالے کے لئے متعلقہ انشورنس کمپنیاں نقصان کے ازالے کی پابند ہونگی۔

(د) تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد کے زیر سایہ پنجاب میں پھلوں بشمول اپلچی کی پیداوار میں اضافہ کے لئے محکمہ زراعت کہ زیر اہتمام ترقیاتی منصوبہ بعنوان" پھلدار پودوں کی ترقی بذریعہ فراہمی تصدیق شدہ پودا جات" پر ترقیاتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مزید برآں محکمہ زراعت (توسیع) باغبانی، پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار میں بہتری کے لئے کاوش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں "پنجاب میں تصدیق شدہ پودوں کے ذریعے پھلوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ" کے ذریعے مختلف سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

صوبہ میں دھان کی فصل کی زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے نئے بیجوں سے متعلقہ تفصیلات

*6022: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں دھان کی فصل کی (بڑھوتری) زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے کون کونسے نئے بیج متعارف کروائے ہیں۔ ان نئے بیجوں کی فی ایکڑ پیداوار کی شرح کیا ہے۔ تفصیل بتائیں؟

(ب) صوبہ ہذا میں زراعت کو جدید ٹیکنالوجی کے لئے کتنے ریسرچ سنٹر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ سنٹروں کے نام رقبہ جات اور ملازمین و مشینری کی تفصیل بتائیں؟

(ج) یکم جنوری2018 سے لے کر30 ستمبر2020 مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں میں کون سی فصلات کی ریسرچ کی گئی اور کس کس فصل کے نئے بیج کسانوں کو متعارف کروائے گئے؟

(د) مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں کے اخراجات یکم جنوری 2018 سے30۔ ستمبر2020 تک کی تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو نے دنیا بھر میں دھان کی پہلی باسمتی قسم (باسمتی370) روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ اب تک 27اقسام کا اجراء کیا ہے جن میں اس وقت درج ذیل18اقسام صوبہ بھر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں کاشت کی جاتی ہیں:

نمبر شمار	قسم دھان	خاصیت	پیداواری صلاحیت من فی ایکڑ
1۔	باسمتی370	موٹی	30
2۔	باسمتی پاک	فائن) باسمتی)	30
3۔	آئی آر6	موٹی	100
4۔	باسمتی198	فائن (باسمتی)	45
5۔	کے ایس کے282	موٹی	100
6۔	باسمتی385	فائن(باسمتی)	60
7۔	سپر باسمتی	فائن(باسمتی)	65
8۔	باسمتی2000	فائن(باسمتی)	60
9۔	کے ایس کے133	موٹی	105
10۔	باسمتی515	فائن(باسمتی)	75
11۔	پی کے1121ایرومیٹک	فائن	60
12۔	کے ایس کے434	موٹی	105
13۔	پی کے386	فائن	70

14-	چناب باسمتی	فائن (باسمتی)	65
15-	پنجاب باسمتی	فائن (باسمتی)	80
16-	کسان باسمتی	فائن (باسمتی)	72
17-	سپر باسمتی 2019	فائن (باسمتی)	75
18-	سپر گولڈ	فائن (باسمتی)	70

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل ریسرچ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ریسرچ سنٹرز کے رقبہ، ملازمین اور مشینری کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے 30۔ ستمبر 2020 تک محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 83 اقسام دریافت کی جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ محکمہ زراعت (توسیع و اڈاپٹو ریسرچ) کے تمام اڈاپٹو ریسرچ فارمز پر یکم جنوری 2018 سے لے کر 30۔ ستمبر 2020 تک جن فصلات اور بیج پر کام ہوا ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	اڈاپٹو ریسرچ فارم	فصلات	تحقیق کے پہلو
1-	اڈاپٹو ریسرچ فارم، بھون چکوال	گندم، چنا، مسور، سرسوں، مونگ، ماش، مونگ پھلی، باجرہ، جوار اور تل	مذکورہ فصلات کی نئی اقسام کے بیج پیدا کرنا اڈاپٹو ریسرچ کا مینڈیٹ نہیں ہے بلکہ زون کی فصلات کے متعلقہ قابلِ تحقیق (Researchable) مسائل کو مدِ نظر رکھ کر تجربات کرنا ہے۔ مزید پہلے سے ریسرچ کے اداروں کی سفارشات کو مختلف زونز میں دوبارہ چیک کیا جاتا ہے اور نئی سفارشات ان مخصوص زون میں اڈاپٹو ریسرچ کے عملے اور شعبہ توسیع کے عملے کے ذریعے فارمر ڈے، نمائش، میلہ جات، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں تک پہنچائی جاتی ہیں۔

2۔	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، وہاڑی	کپاس، مکئی، دھان، گندم، بہاریہ مکئی	ایضاً
3۔	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، ڈیرہ غازی خان	گندم اور دھان	ایضاً
4۔	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، رحیم یار خان	گندم اور کپاس	ایضاً
5۔	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، سرگودھا	گندم، کینولا، برسیم، کماد، دھان، باجرہ اور مکئی	ایضاً
6۔	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، شیخوپورہ اور فاروق آباد	دھان ، گندم اور سرسوں	ایضاً
7۔	1-اڈاپٹیو ریسرچ فارم، گوجرانوالہ 2-کوٹ نیناں	دھان، گندم، برسیم، کینولا اور مسور	ایضاً
8۔	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، لیہ	گندم، چنا، رایا، کینولا، سورج مکھی، مسور، تل، کپاس، مونگ، باجرہ اور گوارہ	ایضاً

(د) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تمام ریسرچ سنٹروں کے یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں ملازمین اور پلانٹ کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*5037: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساہیوال میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساہیوال میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کام کرنے والے 63 ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کل رقم -/65,45,63,981 روپے فراہم کی گئی تھی۔

(ج) 1۔ جنرل پلانٹ پری کلین سیکشن ایک گھنٹہ میں 36 ٹن مین پلانٹ سیکشن ایک گھنٹہ میں 20 ٹن

2۔ کوب ڈرائر چیمبر (12 عدد) 456 میٹرک ٹن مکئی کوب شیلر 20 میٹرک ٹن ایک گھنٹہ میں درج ذیل فصلات کا بیج تیار کیا جاتا ہے:

1۔ مکئی 1550 میٹرک ٹن سالانہ

2۔ گندم 24000 میٹرک ٹن سالانہ

3۔ دھان 3000 میٹرک ٹن سالانہ

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں کسانوں کو نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے:

سال2018:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم (روپے)	ریمارکس
گندم	72682	168,463,270/-	2200/-تا2450/-روپے فی تھیلہ
کپاس	13676	17,234,330/-	1000/-تا2700/-روپے فی تھیلہ
دھان	14377	21,666,100/-	1000/-تا2100/-روپے فی تھیلہ
چنا	97	630,000/-	6400/-تا6500/-روپے فی تھیلہ
مکئی	4783	9,870,700/	1100/-تا5600/-روپے فی تھیلہ
مونگ	1175	2,332,500/-	1950/-تا2400/-روپے فی تھیلہ
مسور	874	1,092,500/-	1250/-روپے فی تھیلہ
رایاو کینولہ	175	87,500/-	500/-روپے فی تھیلہ
سبزیات دیگر	2586	3,961,950/-	

سال2019:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم (روپے)	ریمارکس
گندم	100968	238,215,440/-	2300/-تا2550/-روپے فی تھیلہ
کپاس	19803	24,530,990/-	1017/-تا3150/-روپے فی تھیلہ
دھان	18982	37,841,070/-	1800/-تا2500/-روپے فی تھیلہ
چنا	35	190,100/-	5380/-تا5500/-روپے فی تھیلہ
مکئی	9085	16,112,500/	400/-تا1200/-روپے فی تھیلہ
مونگ	605	1,344,950/-	-/1950تا2400/-روپے فی تھیلہ
مسور	11	8,850/-	800/-تا850 /-روپے فی تھیلہ
رایاو کینولہ	4359	3,050,400/-	-/700/-تا750 /-روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	972	9,655,900/-	

سال2020:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم (روپے)	ریمارکس
گندم	113966	302,796,450/-	2525/- تا2700روپے فی تھیلہ
کپاس	1217	2,562,870/-	2000/- تا3150روپے فی تھیلہ
دھان	18150	32,526,270/-	1800/- تا2500روپے فی تھیلہ
مکئی	7717	16,462,038/	1350/- تا2200روپے فی تھیلہ
مونگ	1400	5,201,600/-	2150/- تا2250روپے فی تھیلہ
رایاو کینولہ	6323	3,996,125/-	750/- تا800روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	4795	11768960/-	

فروخت کردہ بیجوں کی مقدار اور ریٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: پی پی۔ 198 میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***5114: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔198 میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے گزشتہ دو سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں تجربہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے ریسرچ و سیم و تھور ونگ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔ 198 میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	یونین کونسل	کل رقبہ یونین کونسل (ایکڑوں میں)	سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑوں میں)

1-	L9/112	10280	7550
2-	L9/114	12609	10200
3-	L9/119	12252	12000
4-	L9/91	9250	6200
5-	L9/88	9775	3675
6-	اورنگ آباد	13100	Nil
7-	R6/89	9500	Nil
8-	GD/58	12500	Nil
	میزان	89266	39625

محکمہ زراعت کے پاس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کوئی مینڈیٹ نہ ہے لہٰذا گزشتہ دوسالوں میں کوئی بھی سیم وتھور سے متاثرہ اراضی قابل کاشت نہیں بنائی گئی۔

(ب) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کی ایک ذیلی لیبارٹری تجزیہ گاہ برائے اراضی وپانی، پاکپتن روڈساہیوال میں قائم ہے۔کاشتکاران کو مٹی اور پانی کے صحیح استعمال کے لئے مفید مشورہ جات دیئے جاتے ہیں جس کے لئے لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔مٹی اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔ مزیدبرآں (منصوبہ برائے فراہمی سہولیات کاشتکاران بذریعہ جدید توسیع سروسز زراعت2.0) کے تحت محکمہ زراعت توسیع ساہیوال سے مٹی کے نمونہ جات وصول اوران کاتجزیہ بھی کیاجاتاہے۔سال2019-20میں کئے گئے نمونہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مٹی کے نمونہ جات(کل تعداد)	پانی کے نمونہ جات(کل تعداد)	مٹی کے نمونہ جات(کل تعدادبرائے O.2Extension)	پانی کے نمونہ جات (کل تعداد برائے Extension 2.O)
1706	559	9545	2129

(ج) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیرسایہ ضلع ساہیوال میں سیم وتھورونگ کاکوئی دفترموجودنہ ہے۔

رحیم یار خان: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پروسیسنگ پلانٹ میں ملازمین کی تعداد اور بیج کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*5976: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع رحیم یار خان میں سیڈ پروسینگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے؟

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع رحیم یار خان میں سیڈ پروسینگ پلانٹ میں کام کرنے والے 83 ملازمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی مالی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) i سیریل پلانٹ میں گندم اور رایا کی فصل پروسیس کی جاتی ہے ۔ پلانٹ کی صلاحیت درج ذیل ہے:

20 ٹن فی گھنٹہ (20x24x365، جو کہ ایک لاکھ پچھتر ہزار دو صد ٹن سالانہ ہے)

ii جننگ فیکٹری میں کپاس کی گانٹھ تیار کرنے کی صلاحیت درج ذیل ہے:

07 گانٹھ فی گھنٹہ (7x24x365، جو کہ اکسٹھ ہزار تین صد بیس گانٹھ سالانہ ہے)۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن رحیم یار خان میں کسانوں کو نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال2018:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم	ریمارکس
گندم	17120	41750000/-	2200تا4800روپے فی تھیلہ
کاٹن	18656.5	46808430/-	1000تا6000روپے فی تھیلہ
دھان	8917	17381100/-	1000تا1900روپے فی تھیلہ
مکئی	1299	1934600/-	1100تا2800روپے فی تھیلہ
کینولہ	98	49000/-	500روپے فی تھیلہ
پیاز	250	250000/-	1000روپے فی تھیلہ
مونگ	288	572400/-	1950تا2400روپے فی تھیلہ
سبزیاں	434	624063/-	330تا3476روپے فی تھیلہ
مسور	153	191250/-	1250روپے فی تھیلہ

سال2019:

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم	ریمارکس
گندم	16661	41829550/-	2270تا2450روپے فی تھیلہ
کاٹن	29562	71969890/-	1013تا10280روپے فی تھیلہ
دھان	16058	29114290/-	1120تا2390روپے فی تھیلہ
مکئی(Synthetic)	10263	13781930/-	1320تا1550روپے فی تھیلہ
رایا	696	490650/-	300تا750روپے فی تھیلہ
کینولہ	829	587750/-	700تا750 روپے فی تھیلہ
مونگ	1719	4189325/-	1175تا2400روپے فی تھیلہ

سال2020:

گندم	18599	50660400/-	2700تا2800روپے فی تھیلہ
کاٹن	27525.5	66749560/-	1580تا4300روپے فی تھیلہ
دھان	4191	9425880/-	810تا2800روپے فی تھیلہ
مکئی	51	206550/-	1550تا4100روپے فی تھیلہ
چارہ جات	354	916200/-	2550تا2800روپے فی تھیلہ
کینولہ	33	24750/-	750روپے فی تھیلہ

مونگ	1255	3892000/-	3100روپے فی تھیلہ
رایا	401	216000/-	400تا800روپے فی تھیلہ
سبزیاں	1394	2606100/-	300تا2610روپے فی تھیلہ

فروخت کردہ بیجوں کی مقدار اور ریٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6055: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر قائم ہیں؟

(ب) ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) کتنی رقم سے اس حلقہ میں کون کون سے کھالہ جات کی تعمیر کی جائے گی؟

(د) ان کھالوں کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے کون کون سا سامان فراہم کیا جاتا ہے اور کسانوں سے کس کس مقصد کے لئے فنڈز وصول کئے جاتے ہیں؟

(ہ) ان تحصیلوں میں کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں یہ کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے لئے مالی سال 21-2020 میں -/5,13,75,584 روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) اس حلقہ میں مالی سال 21-2020 کے دوران 39 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی جائے گی جس کا تخمینہ لاگت (حکومتی حصہ) -/14,24,10,185 روپے ہے جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے حکومت کی جانب سے مندرجہ ذیل سامان کی خرید کے لئے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں:

کنکریٹ سے تیار کردہ پختہ سیگمنٹس (PCPS Segments)

پختہ نکہ جات

پلیوں کی تعمیر اور نکہ جات کی تنصیب کے لئے اینٹ، سیمنٹ اور ریت

مزید بر آں کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے کسانوں سے راج / مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح کی مد میں مزدوری وصول کی جاتی ہے۔

(ہ) ان تحصیلوں میں 78 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں جو کہ آئندہ 3 سال کے دوران، پہلے آیئے پہلے پایئے اور فنڈز کی دستیابی کی بنیاد پر پختہ کئے جائیں گے۔

تحصیل	غیر اصلاح شدہ کھالہ جات
فورٹ عباس	64
ہارون آباد	14

رواں سال میں چھوٹے کاشتکاروں کو ای کریڈٹ سکیم کے تحت قرضہ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*6075: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چھوٹے کاشتکاروں کو ای کریڈٹ سکیم کے تحت 2020 میں کتنا قرض دیا گیا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) ای کریڈٹ سکیم کے تحت قرضہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کونسے کسان ای کریڈٹ قرض کے حق دار ہوتے ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) رواں مالی سال 21-2020 میں ایک لاکھ تریسٹھ ہزار چار سو چوراسی چھوٹے کاشتکاروں کو بلا سود قرضے دیئے جا چکے ہیں جن کی مالیت -/9,67,00,00,000 (نو ارب سڑسٹھ کروڑ) روپے سے زائد ہے۔

(ب) ای کریڈٹ سکیم کے تحت کاشتکار حضرات بلا سود قرضہ کے حصول کے لئے قریبی اراضی ریکارڈ سنٹر (PLRA Farmer's Registararion Centre) سے اپنی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں جس کے بعد رجسٹرڈ کاشتکاروں کا ڈیٹا سکیم سے منسلک بنکوں کو مہیا کیا جاتا

ہے۔اس سکیم کے تحت پانچ ایکڑ تک کاشت کرنے والے مزارعین / ٹھیکیداران / زمین مالکان کو اخوت، نیشنل رورل سپورٹ پروگرام (NRSP)، ٹیلی نار مائیکرو فنانس بنک سے قرضے کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے جبکہ 12.5 ایکڑ تک کے زمین مالک کاشتکاروں کو نیشنل بنک آف پاکستان (NBP) اور زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ (ZTBL) سے قرضے کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے تاہم سود / مارک اپ سبسڈی صرف پانچ ایکڑ تک فراہم کی جاتی ہے۔ربیع کی فصل کے لئے -/30,000 روپے فی ایکڑ اور خریف کی فصل کے لئے -/50,000 روپے فی ایکڑ بغیر سود کے قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

(ج) مزارعین / ٹھیکیداران جو کہ پانچ ایکڑ تک زمین کاشت کرتے ہیں اور جو کاشتکار 12.5 ایکڑ اراضی کے مالک ہیں، اس سکیم کے تحت بلاسود قرضہ لینے کے اہل ہیں تاہم سود / مارک اپ سبسڈی صرف پانچ ایکڑ تک فراہم کی جاتی ہے۔

رحیم یار خان میں کپاس اور گنے کی کاشت کے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6122: جناب ممتاز علی:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے رقبہ پر کپاس اور کتنے رقبہ پر گنا کاشت کیا جاتا ہے۔

(ب) کیا ضلع ہذا میں کپاس اور گنا کے بیج اور اچھی پیداوار کے لئے کوئی تحقیقی ادارہ کام کر رہا ہے اگر ہاں تو کس جگہ ہے مذکورہ ادارہ کے قیام اور کارکردگی کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں درج ذیل رقبہ پر کپاس اور گنے کی کاشت کی جاتی ہے:

سال	کپاس)رقبہ ایکڑوں میں)	گنا) رقبہ ایکڑوں میں)
2020	4,74,000	4,30,000

(ب) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) کے زیر سایہ کپاس اور گنا کے بیج اور پیداوار کی بہتری کے لئے مندرجہ ذیل تحقیقاتی ادارے ضلع رحیم یار خان میں کام کر رہے ہیں۔

1۔ **تحقیقاتی سٹیشن برائے کپاس، خانپور:**

ادارہ تحقیقات کپاس، ملتان کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقاتی سٹیشن برائے کپاس، تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں کپاس پر تحقیقاتی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے ۔اس ادارے نے کپاس کی کئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ حکومت پنجاب سے ان ناموں RH-662(Bt), RH-668(Bt),RH-647-(RH1)(RH-Bt), RH-112, سے منظور شدہ ہیں۔ مزید بر آں نئی اقسام RH-King-20 اور RH-Afnan-11 منظوری کے مراحل میں ہیں۔

2۔ **تحقیقاتی سٹیشن برائے کماد، خانپور:**

تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقاتی سٹیشن برائے کماد، تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں واقع ہے۔اس ادارے نے گنے کی کاشت میں جنوبی پنجاب کے لئے اہم کردار ادا کیا ہے اور نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جن میں CPF-234، CPF-250,252، CPF-251 اور CPF-253 شامل ہیں۔یہ اقسام بطور خاص جنوبی پنجاب کے لئے سفارش کی گئی ہے۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں انٹی کرپشن مقدمات میں ملوث ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6400: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کون کون سے افسران وملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں ان ملازمین کے نام، گریڈ اور مقدمہ کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو انٹی کرپشن میں مقدمہ درج ہونے پر گرفتار کیا گیا اور وہ ضمانت پر ہیں ان کے نام مع عہدہ وغیرہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا کوئی ملازم انٹی کرپشن میں مقدمہ درج ہونے اور گرفتاری کے بعد ضمانت پر ہو وہ اپنے عہدہ پر برقرار رہ سکتا ہے تو کس قاعدہ قانون کے تحت مکمل تفصیل دی جائے؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی سے ایسے افراد کو ملازمت سے برخاست کرنے یا ان کو Suspend کرنے کا ارادہ ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے درج ذیل ملازمین کے خلاف محکمہ انٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں:

1۔ ڈاکٹر اقرار احمد خان، سابقہ وائس چانسلر کے خلاف مقدمہ نمبر ACE-FR-2020/6784 بتاریخ 26-9-2020 زیر دفعہ 470/409/471,468/PPC 5/2/47,PCA تھانہ انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ریجن فیصل آباد بابت غیر قانونی بھرتیاں، اعزازیہ وصول کرنے اور ڈبل سیلری وصول کرنے کے الزام میں درج ہے۔ کاپی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ چوہدری محمد حسین سابقہ رجسٹرار بھی درج بالا مقدمہ میں نامزد ہے۔

3۔ آصف علی، جونیئر فیلڈ اسسٹنٹ (BPS-05) کے خلاف مقدمہ نمبر 2017/15 زیر دفعہ PPC5(2)47PCA161 بتاریخ 08-12-2017 پولیس سٹیشن انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ چنیوٹ رشوت لینے کے الزام میں درج ہے۔

(ب) ڈاکٹر اقرار احمد خان اور چوہدری محمد حسین کے خلاف مقدمہ درج ہے لیکن وہ ابھی تک گرفتار نہ ہوئے ہیں جبکہ مسٹر آصف علی گرفتار ہوئے تھے لیکن اب وہ ضمانت پر ہے۔

(ج) ڈاکٹر اقرار احمد خان اور چوہدری محمد حسین یونیورسٹی سروس سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں جبکہ مسٹر آصف علی کو یونیورسٹی سروس سے معطل کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ اس وقت زیر سماعت ہے۔

(د) یونیورسٹی نے آصف علی، جونیئر فیلڈ اسسٹنٹ (BPS-05) کو مورخہ 2017-12-08 سے Suspend کیا ہوا ہے۔

فیصل آباد: ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کے تحت اداروں کی تعداد اور ان کے سربراہوں سے متعلقہ تفصیلات

*6553: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس ادارے اوراس کے ماتحت اداروں کے بجٹ کی تفصیل 17-2016 تا 21-2020 کی سال واراورادارہ وار بتائیں؟

(ج) ان اداروں میں کتنے سیکشن ہیں ان سیکشن کے سربراہان کی تفصیل دی جائیں؟

(د) ان اداروں کے پاس علیٰحدہ علیٰحدہ کتنی کتنی اراضی ہے؟

(ہ) ان اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ سال وار کی فراہم فرمائیں؟

(و) ان اداروں میں کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟

(ز) ان اداروں سے پچھلے سالوں کے دوران کون کون سے بیج کس کس فصل کے تیار کئے گئے؟

(ح) کیا حکومت ان اداروں کی تحقیقات C.M.I.T کی کسی سپیشل کمیٹی سے کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے ماتحت 25 ادارے اور 2 سیکشن کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان۔

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد۔

3۔ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو۔

4۔ تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد۔

5۔ ایگریکلچرل بائیوٹیکنالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد۔

6۔ ایگرونومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد۔

7۔ ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر۔

8۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔

9۔ تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ، سرگودھا۔

10۔ ماہر حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

11۔ تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا۔

12۔ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد۔

13۔ انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائنسز، کالا شاہ کاکو۔

14۔ تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال۔

15۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان۔

16۔ تحقیقاتی ادارہ برائے روغندار اجناس، فیصل آباد۔

17۔ تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

18۔ بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد۔

19۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال۔

20۔ تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد۔

21۔ سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور۔

22۔ علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور۔

23۔ تحفظ آب واراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔

24۔ شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں۔

25۔ تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد۔

26۔ شعبہ زرعی معاشیات، فیصل آباد۔

27۔ شعبہ شماریات، فیصل آباد۔

(ب) سال 17-2016 تا 21-2020 کے بجٹ کی سال وار تفصیل Appendix-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں سیکشن اور ان کے سربراہان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اراضی کی تفصیل Appendix-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ کی تفصیل Appendix-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے---

(و) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے صوبہ پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤپیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تُلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جا رہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیا کدو، گھیا توری، ٹینڈی، خربوزہ، تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

(ز) بیجوں کی تفصیل Appendix-IV ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) ادارہ ہذا کی اب تک کوئی تحقیقات نہ ہوئی ہے تاہم سپیشل مانیٹرنگ یونٹ، چیف منسٹر آفس ادارہ ہذا کی کارکردگی کا جائزہ لے چکا ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں حکومت کی طرف سے کسانوں کو بلاسود قرضوں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*6695: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013 سے 2018 تک حکومت نے کسانوں کو کتنی مالیت کے بلاسود قرض دیئے؟

(ب) یہ قرض صوبہ بھر کے کن کن اضلاع میں کسانوں کو دیئے گئے اور کتنے کسانوں کو یہ قرض دیا گیا؟

(ج) کیا حکومت مزید کسانوں کو بلاسود قرضے دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا اگر کسانوں کو قرض دیئے جا رہے ہیں تو کن شرائط پر دیئے جا رہے ہیں؟

وزیرزراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) کسانوں کی بلا سود قرض سکیم 2013 کی بجائے 2016 میں پانچ سال کے لئے شروع ہوئی تھی۔ سال 2016 سے 2018 تک دو بینکوں (زرعی ترقیاتی بنک، نیشنل بنک آف پاکستان) اور تین مائیکرو فنانس اداروں (اخوت، NRSP اور ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک) کے ذریعے سے 33,963 ملین روپے مالیت کے بلا سود زرعی قرضے کسانوں کو دیئے جاچکے ہیں۔ سود اور سروس چارجز کا بوجھ حکومت پنجاب نے برداشت کیا۔

(ب) یہ قرضے صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کسانوں کو دیے گئے ہیں اور اس عرصے میں 44,953 قرضے دیے جاچکے ہیں۔

(ج) موجودہ سکیم کا آخری سال 21-2020 چل رہا ہے اوراس سکیم کو مزید جاری رکھنے کے لئے مشاورت کی جارہی ہے۔

کسانوں کو موجودہ سکیم میں مندرجہ ذیل شرائط پر قرضے دیے جارہے ہیں:

1۔ 12.5 ایکڑ زمین رکھنے والے کسان اس سکیم کے تحت بلا سود قرضہ لینے کے اہل ہوں گے لیکن قرضہ صرف پانچ ایکڑ اراضی رکھنے والے کسانوں کو فراہم کیا جائیگا۔ فصل خریف کے لئے قرضہ کی حد -/50,000 روپے فی ایکڑ اور فصل ربیع کے لئے -/30,000 روپے فی ایکڑ ہے۔

2۔ مزارعین بھی قرضہ لینے کے اہل ہوں گے جو کہ کاشتکاری سرٹیفکیٹ کی تصدیق کرنے کے بعد فراہم کیا جائے گا۔

3۔ درخواست دہندہ متعلقہ یونین کونسل کا ہونا چاہیے جہاں اس کی زمین موجود ہے۔

4۔ بلا سود زرعی قرضہ رجسٹرڈ کاشتکاروں کو فراہم کیا جاتا ہے جس کے لئے غیر رجسٹرڈ کاشتکار قریبی اراضی ریکارڈ سنٹر پر مفت رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔

صوبہ میں شعبہ اصلاح آبپاشی میں فیلڈ سٹاف کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***6746: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ اصلاح آبپاشی میں فیلڈ سٹاف جس میں سپروائزر، راڈ مین وغیرہ شامل ہیں کو سال 2018 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا کیا مذکورہ بھرتی صوبہ بھر میں کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شعبہ میں سال 2018 میں بھرتی کئے گئے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا صرف سپروائزر، راڈ مین اور درجہ چہارم کے ملازمین کو مستقل نہ کیا گیا ہے مذکورہ اسامیوں میں مستقل نہ ہونے والے ملازمین کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) حکومت نے سال یکم جنوری 2018 سے یکم جنوری 2020 تک اصلاح آبپاشی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں سال 2018 میں صرف جونیئر کلرک اور راڈ مین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا اور مذکورہ بھرتی صوبہ بھر میں کی گئی تھی البتہ سپروائزر سمیت گریڈ ایک تا پندرہ تک کی بھرتیاں سال 2017 میں کنٹریکٹ پر صوبہ بھر میں کی گئی تھیں۔

(ب) شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں سال 2017 اور 2018 میں مذکورہ بالا بھرتی کئے گئے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ج) حکومت نے یکم جنوری 2018 سے یکم جنوری 2020 تک اصلاحِ آبپاشی کے لئے کھیت کی سطح پر پانی کی بچت، ماحولیاتی تبدیلیوں پر قابو پانے اور پیداوار میں اضافہ کے لئے مختلف منصوبہ جات کے تحت جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب، کھالا جات کی اصلاح و پختگی، کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی، ڈرپ و سپرنکلر نظامِ آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی تنصیب، ٹنل کی تنصیب، غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح و پختگی اور آبی تالابوں کی تعمیر پر کام کیا ہے۔ مذکورہ سرگرمیوں کی ضلع وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ: واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر رینالہ خورد کی تعمیر، اخراجات اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*6749: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر رینالہ خورد (اوکاڑہ) کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی اس پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا اور کون کون سا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ب) اس کے کتنے ملازم ہیں ان کی تفصیل عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ج) اس سنٹر کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے یہ کس کس مد کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) اس سنٹر اور اس کے ملازمین کی کارکردگی کی تفصیل سال 19-2018 اور 20-2019 کی بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم، رینالہ خورد (اوکاڑہ) کے لئے تقریباً 75 ایکڑ رقبہ 2009 میں واٹر مینجمنٹ کو منتقل ہوا جبکہ اس زمین کا قبضہ 2011 میں ملا۔ واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم کی تعمیر سال 2011 میں شروع کی گئی جس کے لئے سال 2011 سے 2020 تک مبلغ -/142.274 ملین روپے خرچ ہوئے، تعمیراتی کام کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	سال 2011 تا 2013		سال 2017 تا 2020
-1	تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل دفتر	-1	دو لیکچر روم
-2	افسروں کی ایک رہائش گاہ	-2	اٹھائیس (28) طلبہ کی رہائش کے لئے سات کمروں پر مشتمل ہاسٹل
-3	دو ماتحت عملے کی رہائشیں	-3	طلبہ کے لئے ایک طعام خانے کی تعمیر
-4	تقریباً تین ہزار چالیس (3040) فٹ چاردیواری کی تعمیر	-4	زرعی آلات کا ایک شیڈ
-5	سڑکوں کی تعمیر	-5	محققین کے لئے تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل آرام گاہ

مبلغ 31.708 ملین روپے خرچ ہوئے۔	6۔	ریسیرچ فام کے گرد تقریبا چھ ہزار (6000) فٹ کی چار دیواری	
	7۔		ایک پانی کی ٹینکی
	8۔		راستوں / سڑکوں کی تعمیر
		مبلغ 110.566 ملین روپے خرچ ہوئے۔	

(ب) واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم پر کل 23 اسامیاں ہیں جن میں سے 16 پُر شدہ جبکہ 7 اسامیاں خالی ہیں، ریسرچ فارم پر تعینات عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ملازمین	عہدہ	گریڈ
1۔	محمد منظور	ڈپٹی ڈائریکٹر (فارم)	S.P+18
2۔	طاہر محمود	اسسٹنٹ ایگرانومسٹ	18
3۔	مجاہد علی	اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ	18
4۔	حافظ محمد بلال	اسسٹنٹ ایگریکلچر کیمسٹ	18
5۔	محمد ارشاد	جونیئر کلرک	11
6۔	محمد عمر	جونیئر کلرک	11
7۔	محمد رمضان	ٹریکٹر آپریٹر	5
8۔	لیاقت علی	ٹریکٹر آپریٹر	5
9۔	محمد صادق طاہر	ڈرائیور	5
10۔	مبشر رحمان	ہیلپر	1
11۔	محمد سجاد	ہیلپر	1
12۔	ناصر عباس	ہیلپر	1
13۔	علی رضا	ہیلپر	1
14۔	صدی احمد	ہیلپر	1

15۔ میاں خاں ہیلپر 1

16۔ ثنا اقبال ہیلپر 1

(ج) اس ریسرچ فارم پر مالی سال21-2020 میں مبلغ 17.972 ملین روپے مختص کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ نمبر	سیلری بجٹ(ملین روپے)	دفتری اخراجات کا بجٹ (ملین روپے)	کل بجٹ(ملین روپے)
1۔	18	10.807	2.287	13.094
2۔	36	1.527	3.351	4.878
میزان	**12.334**	**5.638**	**17.972**	

(د) سال2018 میں اس ریسرچ فارم کے افسران نے9 مختلف موضوعات اوراہم فصلات پر تجربات کئے جبکہ 2019 میں 3 اور 2020 میں 9 موضوعات پر تحقیق کی گئی ان تحقیقات پر مبنی 5 مقالے مختلف تحقیقی جرنل میں شائع ہو چکے ہیں۔

تحقیقاتی موضوعات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس کے علاوہ پچھلے تین سالوں میں آمدن کا ہدف اور اُسکے حصول کی کیفیت درج ذیل ہے:-

1۔ سال 2018 کے لئے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.06 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول3.08 ملین رہا۔

2۔ سال 2019 کے لئے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.50 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 4.73 ملین رہا۔علاوہ ازیں زمینداروں کے 16 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا جس میں 402 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

3۔ سال2020 کے لئے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.60 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول5.91 ملین رہا۔ مزید برآں زمینداروں کے 56 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا جس میں 1173 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

زرعی یونیورسٹی کیمپس رینالہ خورد اوکاڑہ کے فعال ڈیپارٹمنٹ کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6750: **جناب منیب الحق:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) زرعی یونیورسٹی کیمپس رینالہ، دیپالپور (اوکاڑہ) کے کتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں اور کتنے فعال ہیں؟

(ب) اس کے ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنا کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) اس یونیورسٹی کے کتنے ملازمین ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم بتائیں؟

(د) اس یونیورسٹی کے طالب علموں کی تعداد کلاس وار بتائیں طالب علموں سے کتنی فیس کلاس وائز اور کورس وار وصول کی جاتی ہے؟

(ہ) اس کے V.C، رجسٹرار، کنٹرولر، ٹریژر، ڈین کی مکمل تفصیل مع نام، عہدہ اور گریڈ تعلیم بتائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں کل 13 شعبہ جات ہیں اور وہ تمام فعال ہیں۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس کے لئے امسال 21-2020 میں کل -/96,62,000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم کی تفصیل Appendix-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں طالب علموں کی کلاس وائز کل تعداد 715 ہے جس کی تفصیل مع فیس Appendix-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔

(ہ) زرعی نیورسٹی فیصل آباد کے V.C، رجسٹرار، کنٹرولر اور ٹریژر کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیم کی تفصیل Appendix-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں فیلڈ سٹاف کی خالی اسامیاں اور ضلع سرگودھا میں پختہ کردہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

*7437: **رانا منور حسین:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں فیلڈ سٹاف ، فیلڈ اسسٹنٹ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا محکمہ فیلڈ سٹاف کو پرائیویٹ کمپنی کے ماتحت کرنے کا ارادہ ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے؟

(ج) کیا فیلڈ سٹاف کی محنت کی وجہ سے زراعت کے شعبہ نے پہلے سے زیادہ پیداوار بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے؟

(د) ضلع سرگودھا میں کتنی اسامیاں محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف کی منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے تحت کتنے کھال ضلع سرگودھا میں پکے کئے جا رہے ہیں 2021-22 میں کتنی رقم خرچ آئے گی مزید یہ کہ پی پی 79 میں کتنے کھال پکے کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت (توسیع و باغبانی) کے فیلڈ اسسٹنٹ کی کل 2942 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 726 اسامیاں خالی ہیں جبکہ فیلڈ سٹاف کی دیگر خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
زراعت آفیسر) توسیع / (کاٹن انسپکٹر / فارم منیجر	540	505	35
زراعت انسپکٹر	282	121	161
بیلدار	3274	2235	1039
سپرے مین	03	03	0
فیلڈ مین	30	20	10

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) کا فیلڈ سٹاف کو پرائیویٹ کمپنی کے ماتحت کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

(ج) باوجود کمی فیلڈ سٹاف، محکمہ زراعت کے سٹاف کی ان تھک محنت اور کاوش سے فصلات کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

(د) محکمہ زراعت (توسیع و باغبانی) ضلع سرگودھا کے فیلڈ اسٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
زراعت آفیسر) توسیع/ (کاٹن انسپکٹر/فارم مینجر	31	19	12
زراعت انسپکٹر	11	08	03
فیلڈ اسسٹنٹ	157	124	33
بیلدار	140	91	49
فیلڈ مین	02	01	01

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے تحت مالی سال 22-2021 کے دوران ضلع سرگودھا میں 178 کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے جن کو پختہ کرنے کے لئے تقریباً 28 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ مزید یہ کہ پی پی۔ 79 میں امسال 20 کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے جن میں سے 15 کھالا جات کی پختگی کا کام شروع ہو چکا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع
1۔	R/10550	126 جنوبی
2۔	L/159010	60 جنوبی
3۔	L/19500	107 شمالی
4۔	R/9393	114 شمالی
5۔	L/4341	61 جنوبی
6۔	R/6800	121 جنوبی
7۔	R/13863	115 شمالی
8۔	R/6473	62 جنوبی
9۔	L/182560	128 جنوبی
10۔	R/12563	115 شمالی
11۔	L/2463	111 شمالی
12۔	R/1000	166 شمالی

13۔	L/185762	132 جنوبی
14۔	L/95195	155 شمالی
15۔	L/1250	116 شمالی

مزید 5 کھالہ جات کو پختگی کے لئے بھی بہت جلد منتخب کر لیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ اور چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***7460: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ زراعت سیالکوٹ اور چنیوٹ میں اس وقت کل کتنے ملازمین کنٹریکٹ بنیاد پر کام کر رہے ہیں ان کے گریڈ کون کون سے ہیں اور کتنی مدت سے وہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت میں کنٹریکٹ بنیاد پر کام کرنے والے ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے کتنی مدت بعد ان ملازمین کو ریگولر کیا جاتا ہے؟

(ج) جز (الف) کے جواب میں بتائے گئے ملازمین کو حکومت ریگولر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو ایوان کو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بعض ملازمین ایسے بھی ہیں کہ جنہیں محکمہ ہذا میں خدمات سرانجام دیتے ہوئے 20 سے 30 سال تک ہو چکے ہیں مگر نامعلوم وجوہات کی بناء ان کی ترقی نہیں ہوئی کیا مستحق اور اچھی کارکردگی دکھانے والے ملازمین کو ترقی دینے کا حکومت نے کوئی منصوبہ بنایا ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) محکمہ زراعت ضلع سیالکوٹ اور چنیوٹ میں اس وقت کل 31 ملازمین کنٹریکٹ جبکہ 41 ملازمین پراجیکٹ پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے حکومت پنجاب کا "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ2018(ترامیمی2019) " نافذ العمل ہے جس کے تحت 3سال تسلی بخش کنٹریکٹ سروس پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جاتا ہے تاہم اس ایکٹ کے تحت پراجیکٹ پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین مستقل ہونے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(ج) کنٹریکٹ ملازمین کو "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ2018(ترامیمی2019) "کی شق نمبر(3)1کے تحت3سال تسلی بخش کنٹریکٹ سروس پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جائے گا تاہم اس ایکٹ کے تحت پراجیکٹ پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین مستقل ہونے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ ملازمین کو بمطابق پروموشن پالیسی حکومتِ پنجاب2010 کے قاعدہ نمبر5اور6کے تحتSeniority cum fitnessاور اہلیت کی بنیاد پر سنیارٹی لسٹ کے مطابق اپنی باری آنے پر ترقی دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں 1تا4سکیل کے ملازمین کو8سال ریگولر سروس ہونے پر درج ذیل نوٹیفکیشن کے تحت ٹائم سکیل پروموشن دے دی جاتی ہے بشرطیکہ کارکردگی اچھی ہو۔ No.FD.PC39-14/77 (Pt.IV)(APCA/2005) PROVL dated 21.06.2017اور وضاحتی نوٹیفکیشنGAD) 5-&No. SOW-1(S 5/114 dated Lahore the May 2018مزید یہ کہ 5تا15سکیل کے ملازمین جن کی سروس میں کوئی ترقی نہیں یا ایک دفعہ ترقی ہے ان کو10سال تسلی بخش سروس پوری کرنے پرStep Wiseٹائم سکیل پروموشن گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.40-80/2015 dated 26.07.2017کے تحت دی جاتی ہے۔

ہارون آباد: نئی فروٹ اور سبزی منڈی کے قیام میں آڑھتیاں کے تحفظات سے متعلقہ تفصیلات

*7493: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ہارون آباد میں نئی فروٹ منڈی اور سبزی منڈی بنانے کی تجویز ہے؟

(ب) کیا پرانی سبزی منڈی جس کا نام نیو سبزی منڈی ہے اسے ختم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا اس میں موجود آڑھتیان کی دکانیں نئی منڈی کے وجود میں آنے کے بعد ختم ہو جائیں گی یا ان کے مالکان کو نئی سبزی منڈی میں بغیر کسی معاوضے کے نئی دکانیں دی جائیں گی؟

(د) کیا(Private Land Developers)مافیا نئی سبزی منڈی کے قیام کا موجب تو نہیں ہے؟

(ہ) اس سارے عمل کو شفاف رکھنے میں کیا ضوابط اختیار کئے جاتے ہیں؟

(و) کیا نئی سبزی منڈی کا قیام پرانے آڑھتیان کی رائے سے مشروط ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں !مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد نے سرکاری سبزی منڈی کی منتقلی / قیام کا عمل زیر قاعدہ 38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021 کے تحت شروع کر رکھا ہے۔

(ب) جی ہاں!اس سبزی منڈی کو زیر قاعدہ (F)(7) 38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021ء کے تحت منتقل کر دیا جائے گا۔ درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ 38(7)(f) کے تحت موجودہ منڈی متروک کر دی جائے گی جس میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت ممنوع ہو گی۔

(ج) موجودہ دکانیں آڑھتیان ہی کی ملکیت رہیں گی جن کو وہ سبزی و فروٹ کی آڑھت کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لئے استعمال کر سکیں گے۔ درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ (B)(7) 38 کے تحت سابقہ منڈی کے مالکان کو دکان کے بدلے ڈیپارٹمنٹ کی منظور کردہ مقررہ قیمت (Reserve Price) پر پلاٹ الاٹ کیا جائے گا۔

(د) جی نہیں، (Private Land Developers) مافیا نئی سبزی منڈی کے قیام کا موجب نہیں بلکہ مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ 38 کے تحت نئی سبزی و فروٹ منڈی کا قیام / منتقلی عمل میں لا رہی ہے۔

(ہ) نئی منڈیوں کے قیام / منتقلی کے عمل کو شفاف بنانے کے لئے پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021 کے قاعدہ 38 میں درج قواعد و ضوابط کے تحت تمام کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جگہ کی قیمت کا تعین ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کرتی ہے۔ تمام

ترقیاتی سکیموں کے تخمینے کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ لگاتا ہے جس کی بنیاد پر ریزرو پرائس کا تعین کیا جاتا ہے اور آڑھتیوں کو ہر دُکان کے بدلے ایک پلاٹ ریزرو پرائس پر بعد از منظوری ڈیپارٹمنٹ دیا جاتا ہے۔ منڈی کے تمام ترقیاتی کام ایگزیکٹو انجینئر یاW&Cڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی ہوں گے۔

(و) جی نہیں، مارکیٹ کمیٹی کو زیر قاعدہ (2)38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021ء کے تحت بوقت ضرورت نئی منڈی قائم کرنے کا اختیار حاصل ہے تاہم مارکیٹ کمیٹی نئی سبزی منڈی کے قیام / منتقلی سے پہلے پرانے آڑھتیان کی رائے لیتی ہے تاکہ معاملات باہمی رضامندی سے طے پائیں۔

تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے مختص کردہ رقم اور زمینداروں کو سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7616: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کے لئے کتنی رقم سال 21-2020 میں فراہم کی گئی؟

(ب) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے زمینداروں کو کون کون سی خدمات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ج) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے کتنے نمائشی پلاٹ 21۔ 2020 میں تیار کئے گئے ان پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کے لئے -/7,82,06,836 روپے بجٹ سال 21-2020 میں فراہم کیا گیا۔

(ب) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے کاشتکاروں کو درج ذیل خدمات / سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:

کھادوں بشمول ڈی اے پی، ایس ایس پی، این پی، این پی کے، ایس او پی اور ایم او پی پر سبسڈی فراہم کی جاتی ہے۔

گھریلو سطح پر موسمی سبزیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے سردیوں اور گرمیوں کی مختلف سبزیات کے بیج کے پیکٹ رعائتی نرخوں پر فراہم کئے جاتے ہیں جو کہ بہترین غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

منصوبہ ایگریکلچر ایکسٹینشن سروسز O.2 کے تحت متناسب کھادوں کے استعمال کے لئے کاشتکاروں کے کھیتوں سے مٹی کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں جن کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا جاتا ہے اور اخذ کردہ نتائج کاشتکاروں کو فراہم کئے جاتے ہیں۔

کاشتکاروں کو سبسڈی سے استفادہ کرنے لئے رجسٹر کر کے کسان کارڈ بنائے جاتے ہیں۔

قومی منصوبہ جات دھان، گندم اور تیلدار اجناس کے تحت کاشتکاروں کو سبسڈی پر بیج، مشینری اور زرعی زہریں فراہم کی جاتی ہے۔

قومی منصوبہ کے تحت دھان کے ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹس بذریعہ قرعہ اندازی لگائے جاتے ہیں جس کے لئے زرعی مداخل کی مد میں کاشتکار کو /-30,000 روپے ادا کئے جاتے ہیں۔اسی طرح گندم کے نمائشی پلاٹ کے لئے /-11,000 روپے اور سورج مکھی کے لئے /-15,000 روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔

گاؤں کی سطح پر مختلف فصلات بشمول گندم، دھان، سبزیات اور چارہ جات کے لئے تربیتی پروگرامز منعقد کئے جاتے ہیں جن میں کاشتکاروں کو اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لئے فصلات کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی اور مختلف قسم کی سبسڈیز سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل زرعی لیٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

کاشتکاروں کو سورج مکھی اور کینولا کی کاشت کرنے پر /-5,000روپے فی ایکڑ اور تل کی کاشت کرنے پر /-2,000روپے فی ایکڑ کسانوں کو فراہم کئے جاتے ہیں۔
سڑک کنارے برجیوں پر ماٹوز کے ذریعے کسانوں کی فنی رہنمائی کی جاتی ہے۔
کاشتکاروں کو سرکاری نرخوں پر کھادوں کی فراہمی اور ذخیرہ اندوزی پر قابو پانے کے لئے چھاپے مارے جاتے ہیں اور جرمانہ کیا جاتا ہے نیز کاشتکاروں کو ملاوٹ سے پاک کھاد فراہم کرنے لئے کھادوں کے نمونہ جات لئے جاتے ہیں اور نمونہ جات کے نتائج غیر معیاری پائے جانے پر ڈیلر کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہیں۔
زمینداروں کی فصلات کا سروے کر کے کیڑے اور بیماری کی پیسٹ فور کاسٹنگ اور قبل از وقت معلومات اکٹھی کی جاتی ہے۔
فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کر کے کیڑے اور بیماریوں کے نقصان کی حد کا تعین اور تدارک کے متعلق زمینداروں کی راہنمائی کی جاتی ہے۔
زمینداروں کو فصلات کے تحفظ کے لئے زرعی سفارشات دی جاتی ہیں۔
گندم کا تیلہ اور دھان کے ضرر رساں کیڑوں کے انسداد کے لئے ہدایت جاری کی گئیں۔
گندم اور دھان کی نئی اقسام پر کیڑوں کے حملے کے حوالے سے سکریننگ کی جاتی ہے۔
زمینداروں کو معیاری زرعی ادویات اور زہروں کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنانے کے لئے زرعی ادویات کی دکانوں سے

نمونے لے کر لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں اور غیر میعاری نمونہ جات کی صورت میں ڈیلران اور کمپنیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔

کاشتکاروں کی رہنمائی اور مشاورت کے لئے نمایاں جگہوں پر پلانٹ کلینکس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔
وزیر اعظم کی پاکستان کی شجر کاری مہم کے تحت کاشتکاروں کو شجر کاری اور سموگ سے بچاؤ تحریک سے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو کھالاجات کی اصلاح، جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب، جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی، لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی، آبی تالابوں کی تعمیر اور غیر نہری علاقوں کے لئے آبپاش سکیموں کی اصلاح کے لئے مالی و فنی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

سال 21-2020 میں تحصیل پسرور میں دھان کی باقیات کو تلف کرنے اور گندم کی بجائی کے لئے 80 فیصد رعائتی نرخوں پر تین سیٹ زرعی آلات (ہیپی سیڈر + شریڈر) فراہم کئے گئے ہیں جبکہ سال 22-2021 میں مزید نو(9) سیٹ فراہم کئے جائیں گے۔

محکمہ ہذا ناہموار زمین کو ہموار کرنے اور فش فارم بنانے کے لئے رعائتی نرخوں پر بلڈوزر بھی مہیا کر رہا ہے۔

کاشتکاروں اور کسانوں کے لئے پاور ونچ (Winch) اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں جس سے کسان / کاشتکار بھائی اپنے رقبہ جات کو سیراب کر کے ملکی ترقی میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

الیکٹرک رزسٹیوٹی میٹر کے ذریعے ٹیوب ویل تنصیب کرنے سے پہلے زیر زمین پانی کی 300 میٹر گہرائی تک بور کی کوالٹی اور مقدار کا تعین کیا جاتا ہے تاکہ مطلوبہ گہرائی تک ڈرلنگ کر کے ٹیوب ویل لگایا جاسکے۔

سبزی و پھل منڈی پسرور میں کسان پلیٹ فارم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں کاشتکار / کسان حضرات اپنی زرعی اجناس براہ راست صارفین کو بغیر کسی کمیشن / چارجز کے فروخت کرتے ہیں۔

(ج) وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت (توسیع) کی جانب سے 21-2020 میں گندم کے 10 نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن کے لئے قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے 10 کاشتکاروں کو ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹ لگانے کے لئے زرعی مداخل (بیج، کھاد، زرعی ادویات)

کی مد میں /- 11,000 روپے فی پلاٹ کے حساب سے /- 1,10,000 روپے فراہم کئے گئے۔ نمائشی پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کاشتکار	موضع	یونین کونسل
1۔	محمد الیاس ولد محمد لطیف	رجادیوالی	سوکن ونڈ
2۔	محمد اکرم ولد رحمت علی	ٹاوریہ والہ	موسیٰ پور
3۔	ظہور احمد ولد افتخار احمد	باسوپنو	پیجوکے
4۔	خالد حسین ولد احسان	کوٹ پہاڑنگ	تخت پور
5۔	محمد سلیم ڈوگر ولد بشیر احمد	ڈوگراں والی	کپور پور
6۔	محمد یامین ولد عبدالرشید	بھیلوکے	الہڑ
7۔	میاں محمود احمد	مردانہ	مالی پور
8۔	غلام مرتضیٰ	گل چندر	باجڑھ گڑھی
9۔	مبشر احمد	سنگرائے پور	دولم کاہلواں
10۔	محمد یعقوب	آتمہ راں	چاروہ

اسی طرح وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت تیلدار اجناس (سورج مکھی) کی پیداوار بڑھانے کے لئے تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت (توسیع) کی جانب سے 21-2020 میں سورج مکھی کے 2 نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن کے لئے قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے 2 کاشتکاروں کو ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹ لگانے کے لئے زرعی مداخل (بیج، کھاد، زرعی ادویات) کی مد میں -/15,000 روپے فی پلاٹ کے حساب سے -/30,000 روپے فراہم کئے گئے۔ نمائشی پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کاشتکار	موضع	یونین کونسل
1	عبدالغفار ولد عبدالرزاق	دادو باجوہ	تلونڈی عنایت خاں
2	محمد شبیر ولد نذیر احمد	کلاسوالہ	کلاسوالہ

پسرور ریسرچ سنٹر سے حاصل کردہ پیداوار اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7617: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پسرور میں ایک لاکھ نامی ریسرچ فارم ہے کیا وہ کام کر رہا ہے؟

(ب) اگر ریسرچ سنٹر کام کر رہا ہے تو عرصہ 10 سال سے کوئی پیداوار حاصل ہوئی ہے؟

(ج) ریسرچ فارم پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ریسرچ فارم کی افادیت سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر سایہ تحصیل پسرور میں انٹومالوجیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ انٹومالوجیکل ریسرچ سٹیشن، پسرور لاکھ پر ریسرچ کام کر رہا ہے اور یہ ادارہ لاکھ کے کیڑے کی افزائش پر کام کرتا ہے۔

(ب) گزشتہ 10 سالوں میں لاکھ کے کیڑے پر مختلف تجربات کے ساتھ ساتھ فارم سے -/7,70,000 روپے کی پیداوار حاصل ہوئی ہے۔

(ج) ریسرچ فارم پر کل پانچ ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	نجف اویس انجم	سائنٹیفک آفیسر	BS-17
2	منور حسین	ماشکی	BS-05
3	رشید احمد	چوکیدار	BS-02
4	توقیر ناصر	فیلڈ مین	BS-01
5	مبشر حیات	بیلدار	BS-01

افادیت:

لاکھ کے کیڑوں کی تحقیق پر کام کرنے والا یہ پاکستان کا واحد ریسرچ سب سٹیشن ہے۔

یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں کے متبادل خوراک کے پودوں کی نشان دہی پر کام کر رہا ہے۔

یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں کی نشوونما پر ہونے والے موسمی اور غیر موسمی اثرات کو کنٹرول کرنے پر کام کر رہا ہے۔

یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے مختلف طریقے وضع کرنے پر کام کرتا ہے۔

یہ ادارہ گندم اور چاول کی نئی اقسام کو نقصان دہ کیڑوں کے خلاف قوت مدافعت کو چیک کرنے پر کام کر رہا ہے۔

یہ ادارہ گندم اور چاول کی فصلات کے نقصان دہ کیڑوں کے مربوط طریق انسداد پر کام کر رہا ہے۔

شیخوپورہ: محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***8138: جناب محمود الحق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا تعلق محکمہ زراعت کے کس شعبہ سے ہے؟

(ب) محکمہ ہذا کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں ان علاقہ جات کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) محکمہ کے کتنے ملازمین جعلی کھاد، ادویات اور بیج کی فروخت کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کتنے کاروباری حضرات کے خلاف سال 2021 میں کارروائی کس کس بناء پر کی گئی ہے اور ان کو کیا جرمانہ / سزا دی گئی ہے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) پی پی۔ 141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ان کے جائے مقام کی تفصیل درج ذیل دفاتر ہے:-

نمبر شمار	نام شعبہ	نام دفاتر	پتہ
1۔	توسیع	زراعت آفیسر مرکز کی سطح پر(2) فیلڈ اسسٹنٹ یونین کونسل کی سطح پر(13)	فیروز وٹواں اور مانانوالہ (1) ملی۔(2) مانانوالہ۔(3) مانانوالہ پتی کرپال سنگھ۔(4) باہومان۔(5)باہریانوالہ۔(6) ٹبی ہمبو۔(7) کھاریانوالہ۔(8) بھکھی۔(9) بٹر۔(10) جاتری کہنہ۔

(11) لاگر۔(12) مانانوالہ جودسنگھ۔(13) فیروزوٹواں

2۔	اصلاحِ آبپاشی	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت(اصلاحِ آبپاشی) (،شیخوپورہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(اصلاحِ آبپاشی) ، شیخوپورہ	ایگریکلچر کمپلیکس، کیانی روڈنزد ڈسٹرکٹ کورٹس شیخوپورہ ایضاً

(ب) پی پی ۔141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت(توسیع) پنجاب کی طرف سے مالی سال22-2021 کے لئے مذکورہ سٹاف کی تنخواہ کے علاوہ کوئی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیالیکن محکمہ زراعت(توسیع) پنجاب کی طرف سے درج ذیل پراجیکٹس برائے سال22-2021 کے تحت چل رہے ہیں اور ان پراجیکٹ کے تحت قرعہ اندازی کے ذریعے زرعی آلات مہیاکئے جارہے ہیں:

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	نام زرعی آلات بذریعہ قرعہ اندازی
1	وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام و قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم کے تحت زرعی آلات و مشینری22-2021	زیرو ٹیلج ڈرل / ہیپی سیڈر، ڈرائی سوئنگ ڈرل / شیلو ڈرل، وتر سوئنگ ڈرل / ربیع ڈرل، ویٹ بیڈ پلانٹر، سلیشر، ریپر کم کٹر بائنڈر(واک آفٹر ٹائپ)۔
2	وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام و قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار دھان کے تحت زرعی آلات و مشینری22-2021	رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ) ، رائس ٹرانسپلانٹر (واک آفٹر ٹائپ) ، دھان کی نرسری اگانے والی مشین ، واٹر ٹائٹ روٹا ویٹر42) ،48 ، 54بلیڈز (، ڈائریکٹ سیڈنگ رائس ڈرل،ڈسک پلو،راجہ ہل،نیپ سیک پاور سپریئر، پلاسٹک ٹریز

سال22-2021 میں حلقہ پی پی۔ 141 میں گندم کے 30 نمائشی پلاٹ لگوائے گئے ہیں جن پر مبلغ-/11,000 روپے فی پلاٹ رقم دی جائے گی جبکہ فصل دھان کے نمائشی پلاٹ بھی لگائے جائیں گے جن پر مبلغ-/30,000روپے فی پلاٹ رقم دی

جائے گی۔اس کے علاوہ کھاد، بیج اور جڑی بوٹی مار ادویات پر حکومتی پالیسی کے مطابق سبسڈی دی جارہی ہے۔

پی پی۔141شیخوپورہ میں محکمہ زراعت(شعبہ اصلاحِ آبپاشی)کے دفاتر کومالی سال22-2021 میں22 کروڑ 31لاکھ 44ہزار5 سوروپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیلری + نان سیلری بجٹ(روپے)	سول ورکس بجٹ(روپے)	کل مختص بجٹ(روپے)
1,51,84,500/-	20,79,60,000/-	22,31,44,500/-

(د) جعلی کھاد کی فروخت کی روک تھام کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(توسیع) شیخوپورہ بطور اسسٹنٹ کنٹرولر فرٹیلائزر اور ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) شیخوپورہ بطور ڈپٹی کنٹرولر فرٹیلائزکام کررہے ہیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے محکمہ کے دو ملازمین اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت(پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز)شیخوپورہ بطور ضلعی انسپکٹر اور زراعت آفیسر (پی پی) بطور انسپکٹر تحصیل شیخوپورہ حلقہ پی پی۔ 141میں کام کررہے ہیں۔

(ہ) کھاد اور زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف سال 2021 میں کی گئی کارروائی کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں کھاد کی فی بوری تیاری پر خرچ، میٹریل اور مارکیٹ میں دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*8259: **جناب محمد الیاس:** کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں کاشتکاری کے لئے مناسب رقبہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ضلعی سطح کے اعتبار سے زمینوں کی ٹیسٹنگ کرکے مناسب فصل کاشت کرنے کے لئے زمینداروں کی راہنمائی کرنے کا کوئی نظام قائم ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کسان کو ہر قسم کی فصل کاشت کرنے کے لئے کھاد کی ضرورت پڑتی ہے اور ہر موسم میں کنٹرول ریٹ کی بجائے بلیک میں اور مہنگے داموں کسان کو کھاد خریدنی پڑتی ہے؟

(د) صوبہ میں کھاد کی کل کتنی بوریوں کی کھپت ہے کیا مقامی سطح پر تیار ہونے والی کھاد صوبہ کی ضرورت کے لئے کافی ہوتی ہے یا باہر سے بھی منگوانی پڑتی ہے کھاد کی تیاری میں کون کون سا میٹریل استعمال ہوتا ہے فی بوری کتنا خرچ آتا ہے اور مارکیٹ میں ایک بوری کتنے روپے میں دستیاب ہوتی ہے ہر قسم کی کھاد میں استعمال ہونے والے میٹریل کی نشان دہی الگ الگ کی جائے؟

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی):

(الف) صوبہ پنجاب میں 3,09,66,875 (تین کروڑ نو لاکھ چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو پچھتر) ایکڑ رقبہ کاشتکاری کے لئے مناسب ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں ضلعی سطح پر مٹی و پانی کی لیبارٹریز قائم ہیں جن میں زمینوں کی ٹیسٹنگ کر کے مناسب فصل کاشت کرنے کے لئے زمینداروں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب میں Monitoring of Fertilizer Supply Portal کے ذریعے تمام اضلاع کو ترسیل کی جانے والی یوریا کھاد کی تفصیلات بشمول ڈیلر کا نام، پتا، رابطہ نمبر، کھاد کی مقدار اور ٹرک نمبر، ترسیل کے وقت فراہم کیا جاتا ہے۔ ضلعی انتظامیہ محکمہ زراعت (توسیع) کے ذریعے ضلع اور تحصیل کی سطح پر کھادوں کی دستیابی اور مشتہر کردہ قیمتوں پر فروخت کو یقینی بناتی ہے۔ پنجاب میں سال 2021 کے دوران کھادوں میں ملاوٹ، ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی میں ملوث پائے گئے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کے نتیجے میں 46.1 ملین روپے بر موقع جرمانہ اور 641 ایف آئی آر درج کروائی گئیں جبکہ موجودہ سال یکم جنوری تا 31 مارچ 2022 کے دوران 11.2 ملین روپے بر موقع جرمانہ اور 182 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

(د) ربیع سیزن 22-2021 (اکتوبر 2021 تا مارچ 2022) کے دوران پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی کھپت کا تخمینہ بالترتیب 2.346 اور 1.000 ملین ٹن تھا۔ تقریباً 40 فیصد ڈی اے پی کھاد ملک میں تیار کی جاتی ہے اور 60 فیصد درآمد کرنا پڑتی ہے۔ ربیع

سیزن کے دوران یوریا کھادوں کی پیداوار متاثر ہونے کی وجہ سے اس کی ترسیل میں عارضی کمی واقع ہوئی جس کو پورا کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے یوریا کھاد درآمد کی۔ خریف سیزن 2022 (اپریل 2022 تا ستمبر 2022) کے دوران پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی کھپت کا تخمینہ بالترتیب 2.330 اور 0.804 ملین ٹن ہے۔ کھادوں کی تیاری میں خام مال اور فی بوری تیاری کی لاگت کی معلومات، Ministry of Industries and Production, Islamabad سے متعلقہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ چودھری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ہمیں سوال پر بولنے کا موقع نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تمام ممبران تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا کیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) جی، گنتی کی گئی ہے اور کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2022

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Excise and Taxation for report within two months.

مسودہ قانون(ترمیم) پنجاب سیڈ کارپوریشن 2022

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, a Minister may introduce the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Seed Corporation (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No. 12 for report within two months.

مسودہ قانون(ترمیم) فیکٹریاں 2022

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, a Minister may introduce the Factories (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr. Speaker! I introduce the Factories (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Factories (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No. 12 for report within two months.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔پہلے کورم پورا کریں۔

مسودہ قانون(ترمیم) جنگلات 2022

MR DEPUTY SPEAKER: Now, a Minister may introduce the Forest (Amendment) Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr. Speaker! I introduce the Forest (Amendment) Bill 2022.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Forest (Amendment) Bill 2022 has been introduced in the House and is referred to the Special Committee No. 12 for report within two months.

(قطع کلامیاں، شور وغل)

جناب محمد ارشد ملک: کورم پورا نہیں ہے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ظہیر صاحب!

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپوزیشن سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل جب آپ نے ہاؤس کا ٹائم ساڑھے 12 بجے کا دیا تھا تب یہ کیوں late آتے ہیں، اِس قوم کا وقت کیوں ضائع کرتے ہیں، اِس قوم کے وقت کے ساتھ کیوں کھیل رہے ہیں اور کیا انہوں نے کھلواڑ بنایا ہوا ہے؟ کل جب ساڑھے 12 بجے اجلاس شروع ہونا تھا تب یہ کیوں لابی میں بیٹھے رہے اور بعد میں جب بزنس آتا ہے تب یہ کورم point out کر دیتے ہیں، یہ اِن کا کیا طریق ہے؟ کیا انہوں نے اس ہاؤس کو مچھلی منڈی بنا رکھا ہے؟ یہ 12 کروڑ عوام کے صوبے کا ہاؤس ہے لہٰذا اس ہاؤس کا تقدس یہ ہے کہ یہاں ٹائم پر آیا جائے لیکن یہ لابی میں بیٹھ کر گپیں مارتے ہیں اور بعد میں کہتے ہیں کہ ہمارا ٹائم ہمیں دیا جائے۔ یہ ایک serious issue ہے لہٰذا میں اپوزیشن سے اور فاضل ممبر سے request کرتا ہوں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: یہ جعلی کارروائی ہے کیونکہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 18۔اگست 2022 دوپہر 2 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔